﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۳۱/ مئی ۲۰۰۲ء — ۱۸/ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ ہجری قمری ۞ ۳۱/ ہجرت ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی — شمارہ ۲۲

تقویٰ کی اساس

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ کی نواحی بستی قباء میں پہنچے جہاں آپؐ نے ایک مسجد تعمیر کرائی جس کی بنیاد تقویٰ پر تھی اور اس میں حضور قریباً چودہ (۱۴) دن نمازیں پڑھاتے رہے جس کے بعد مدینہ تشریف لے گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ہجرة النبی)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

باریک اور مخفی بدیاں انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں۔

جب تک ان بدیوں سے نجات حاصل نہ کرلے تزکیۂ نفس کامل طور پر نہیں ہوتا۔

”اگر اسی قدر مقصود ہوتا جو بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرنا ہی کمال ہے تو ﴿اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کی دعا تعلیم نہ ہوتی جس کا انتہائی اور آخری مرتبہ اور مقام خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا انتہائی کمال نہ تھا کہ وہ چوری چکاری نہ کیا کرتے تھے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت، صدق، وفا میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ پس اس دعا کی تعلیم سے یہ سکھایا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شئی ہے۔ جب تک انسان اسے حاصل نہیں کرتا اس وقت تک وہ نیک اور صالح نہیں کہلا سکتا اور منعم علیہ کے زمرہ میں نہیں آتا۔ اس سے آگے فرمایا ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ اس مطلب کو قرآن شریف نے دوسرے مقام پر یوں فرمایا ہے کہ مومن کے نفس کی تکمیل دو شربتوں کے پینے سے ہوتی ہے ایک شربت کا نام کافوری ہے اور دوسرے کا نام زنجبیلی ہے۔ کافوری شربت تو یہ ہے کہ اس کے پینے سے نفس بالکل ٹھنڈا ہو جاوے اور بدیوں کے لئے کسی قسم کی حرارت اس میں محسوس نہ ہو۔ جس طرح پر کافور میں یہ خاصہ ہوتا ہے کہ وہ زہریلے مواد کو دبا دیتا ہے اسی لئے اسے کافور کہتے ہیں۔ اسی طرح پر کافوری شربت گناہ اور بدی کی زہر کو دبا دیتا ہے اور وہ موادِ ردّیہ جو اٹھ کر انسان کی روح کو ہلاک کرتے ہیں اُن کو اٹھنے نہیں دیتا بلکہ بے اثر کر دیتا ہے۔ دوسرا شربت زنجبیلی ہے جس کے ذریعہ سے انسان میں نیکیوں کے لئے ایک قوت اور طاقت آتی ہے اور پھر حرارت پیدا ہوتی ہے۔ پس ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ تو اصل مقصد اور غرض ہے۔ یہ گویا زنجبیلی شربت ہے اور ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کافوری شربت ہے۔

اب ایک اور مشکل ہے کہ انسان موٹی موٹی بدیوں کو آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے لیکن بعض بدیاں ایسی ہوتی ہیں کہ اوّل تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے لیکن تپدق جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ، حسد، ریا، تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ چند روز اگر نماز سنوار کر پڑھی ہے اور لوگوں نے تعریف کی تو ریا اور نمود پیدا ہو گیا اور اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے دوسرے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے۔ اور تکبر مختلف رنگ میں ہوتا ہے۔ کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی طرح عیب چینی کر کے اپنے بھائی کو ذلیل کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ رات دن اس کے عیبوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس قسم کی باریک بدیاں ہوتی ہیں جن کا دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور شریعت ان باتوں کو جائز نہیں رکھتی ہے۔ ان بدیوں میں عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے ہیں اور خواص سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے۔ اور جب تک ان بدیوں سے نجات حاصل نہ کرلے تزکیۂ نفس کامل طور پر نہیں ہوتا اور انسان ان کمالات اور انعامات کا وارث نہیں بنتا جو تزکیہ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔

بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان اخلاقی بدیوں سے ہم نے خلاصی پالی ہے لیکن جب کبھی موقعہ آپڑتا ہے اور کسی سفیہ سے مقابلہ ہو جاوے تو انہیں بڑا جوش آتا ہے اور پھر وہ گند ان سے ظاہر ہوتا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیہ نفس جو کامل کرتا ہے، میسر نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں۔ اوّل مجاہدہ اور تدبیر، دوم دعا، سوم صحبت صادقین۔ یہ فضل الٰہی انبیاء علیہم السلام پر بدرجہ کمال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوّل ان کا تزکیہ اخلاقی کامل طور پر خود کر دیتا ہے۔ ان میں بداخلاقیوں اور رذائل کی آلائش رہ ہی نہیں جاتی۔ ان کی حالت تو یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ سلطنت پا کر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں اور کسی قسم کا کبر ان کے پاس نہیں آتا“۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۲۔۲۷۳)

اَلْوَهَّاب، وہ ذات ہے جو ہر ایک کو اس کے حق کے عین مطابق عطا کرتی ہے۔ وہ ہستی جو وسیع پیمانے پر نوازے اور ہمیشہ ایسی عطا کو جاری رکھے جس میں کسی قسم کا تکلّف، کوئی طمع یا غرض، کوئی معاوضہ کی خواہش شامل نہ ہو۔

(قرآنی آیات ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی صفت الوَهّاب کا تذکرہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۷/مئی ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۷/ مئی ۲۰۰۲ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفات الٰہیہ کے متعلق خطبات کے سلسلہ میں آج صفت اَلْوَهَّاب کا ذکر فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے لفظ وَهَّاب کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اَلْوَاهِبُ اور اَلْوَهَّاب خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور اس کا معنی ہے ایسی ذات جو ہر ایک کو اس کے حق کے عین مطابق عطا کرتی ہے۔ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اَلْوَهَّاب خدا تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد وہ ہستی ہے جو وسیع پیمانے پر خرچ کرے اور نوازے اور ہمیشہ ایسی عطا کو جاری رکھے کہ جس میں کسی قسم کا تکلف، کوئی طمع یا غرض، کوئی معاوضہ کی خواہش شامل نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ بھی پڑھ کر سنائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت وَھَّاب کا تذکرہ ہے۔ آنحضرتؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ! تو پاک ہے۔ مَیں تجھ سے اپنی خطاؤں کی مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری رحمت کا سوالی ہوں۔ اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی وَھَّاب یعنی بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ اسی طرح ایک روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ عزّ و جلّ تمہارے استغفار کے نتیجہ میں تمہارے گناہوں کا بدلہ نہیں لے گا۔ پس جو صدقِ نیت سے استغفار کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۹ کے تحت علامہ فخر الدین رازیؒ کی تفسیر کا بھی ذکر کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب﴾ کہہ کر بندہ گویا یہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے معبود مَیں نے دعا میں جو چیزیں طلب کی ہیں میری نسبت سے تو یہ بہت بڑی ہیں لیکن تیرے کرم کی نسبت اور تیری جود و سخا اور رحمت کی نسبت سے یہ بہت حقیر ہیں۔ تو ایسی وَھَّاب ذات ہے جس کی عطا سے مَیں نے اشیاء کے حقائق اور ان کا تعارف، ان کی ماہیت اور ان کے وجود کو پہچانا ہے اور اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ سب تیری سخا، تیرے احسان اور تیرے کرم کی وجہ سے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان قرآنی دعاؤں کا ذکر فرمایا جو مختلف انبیاء کرام نے اللہ تعالیٰ کی صفت وَھَّاب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خاص طور پر کیں اور پھر بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص عطا سے ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ ان میں خاص طور پر حضرت زکریاؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت ایوب علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر نمایاں ہے۔

سورۃ الفرقان کی آیت ۷۵ میں عباد الرحمٰن کی ایک دعا کا ذکر ہے کہ وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہمیں اپنی بیویوں کے بارہ میں اور فرزندوں کے بارہ میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیشرو ہوں۔

آخر پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کا ذکر فرمایا۔ ایک الہام میں آپ کو ایک زکی غلام عطا کئے جانے کی خوشخبری کا بھی ذکر ہے۔

حمد باری تعالیٰ

(منتخب اشعار از منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہر دم از کاخِ عالَم آوازیست	کہ یکش بانی و بناسازیست
نہ کس او را شریک و انبازیست	نے بکارش دخیل و ہمرازیست
ایں جہاں را عمارت اندازیست	و از جہاں برتر است و ممتازیست
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ حَيّ و قَدِيْر	لَمْ يَزَلْ لَا يَزَال فرد و بصیر
کارساز جہان و پاک و قدیم!	خالق و رازق و کریم و رحیم
رہنماؤ معلّمِ رہِ دین	ھَادِی و مُلْھَم عُلومِ یقیں!
متصف با ہمہ صفاتِ کمال	برتر از احتیاج آل و عیال!
بر یکے حال ہست در ہمہ حال	رہ نیابد بدو فنا و زوال!
نیست از حکم او برون چیزے	نہ ز چیزیست اُو نہ چوں چیزے
نتواں گفت لامسِ اشیاست	نے تواں گفتن اینکہ دُور از ماست
ذات او گرچہ ہست بالا تر	نتواں گفت زیرِ اُوست دگر

(درثمین فارسی)

ترجمہ:

☆...... یہ نظام عالم اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس جہان کا کوئی بانی اور صانع ضرور ہے۔

☆...... نہ کوئی اُس کا شریک ہے نہ ساجھی۔ نہ اُس کے کام میں کوئی دخیل ہے، نہ کوئی اُس کا ہمراز ہے۔

☆...... وہ اس جہان کو بنانے والا ہے۔ مگر خود جہان سے بالاتر اور ممتاز ہے۔

☆...... وہ اکیلا، لاشریک، زندہ اور قادر ہے۔ ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ رہے گا۔ یگانہ اور باخبر ہے۔

☆...... جہان کا کارساز، پاک اور قدیم ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا۔ مہربان اور رحیم ہے۔

☆...... (وہ ہمارا) راہنما اور (ہمارا) معلّم دین ہے۔ وہ ہمارا ہادی ہے اور ہمیں یقینی علوم دینے والا ہے۔

☆...... تمام صفاتِ کاملہ سے آراستہ، آل اور اولاد کی ضرورت سے بے نیاز۔

☆...... ہر زمانہ میں ایک ہی حال پر قائم ہے۔ فنا اور زوال کا اس کے حضور میں گزر نہیں۔

☆...... کوئی شے اس کے حکم سے باہر نہیں ہے۔ نہ وہ خود کسی سے نکلا ہے اور نہ کسی کی مانند ہے۔

☆...... نہیں کہہ سکتے کہ وہ چیزوں کو چھوتا ہے۔ نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہم سے دُور ہے۔

☆...... اس کی ذات اگرچہ بہت بلند ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے۔

شکرانے کی تحریک۔ ”کفالت یکصد یتامیٰ“

(انوار احمد انوار۔ مربی سلسلہ)

جماعت احمدیہ کا قیام ۱۸۸۹ء میں عمل میں آیا اور ۱۹۸۹ء میں جماعت کو قائم ہوئے ایک سو سال ہوئے۔ خوشی کے اس بابرکت موقع پر جماعت کی ترقیات کے شکرانے کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیگر تحریکات کی طرح یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کے لئے جماعت کے سامنے تحریک ”کفالتِ یکصد یتامیٰ“ بھی پیش کی۔ حضور نے فرمایا کہ ابتدائی طور پر جماعت ایک سو یتیم بچوں کی پرورش اور کفالت کا انتظام کرے گی۔ ابتدائی مراحل کا کام مکمل ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۹۹۱ء میں ”کمیٹی کفالتِ یکصد یتامیٰ“ کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل اراکین کمیٹی کا تقرر فرمایا۔

(۱) صدر کمیٹی، (۲) سیکرٹری کمیٹی (نائب ناظر دارالضیافت ہوگا) (۳) نمائندہ خصوصی، (۴) نمائندہ مجلس انصار اللہ، (۵) نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ، (۶) نمائندہ لجنہ اماء اللہ، (۷) نمائندہ لوکل انجمن احمدیہ، (۸) نمائندہ بیوت الحمد سوسائٹی۔

ممبران کمیٹی کے ناموں کی منظوری ہر سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت خود دیتے ہیں۔

طریق کار:

ایسے بچے جن کے باپ فوت ہو جائیں لڑکے نابالغ اور بے روزگار ہوں یا بالغ اور طالب علم ہوں۔ لڑکیاں غیر شادی شدہ ہوں اور ان سب کے گزراوقات کے لئے ذرائع آمد نہ ہوں۔ ایسے تمام مستحق افراد کی اطلاع جماعتی نظام کے تحت دی جاتی ہے یا وہ خود رابطہ کرتے ہیں۔ یا دفتر خود اپنے ذرائع سے مستحق فیملیز کے بارہ میں معلومات حاصل کرتا رہتا ہے۔ معلوم ہونے پر دفتر کی طرف سے ایک کوائف فارم بھیجا جاتا ہے جسے پر کر کے فیملی کا سربراہ واپس دفتر بھجواتا ہے۔ پھر یتامیٰ کمیٹی کے اجلاس میں مستحق فیملی کے حالات کے مطابق گزراوقات کے لئے ایک رقم مختص کر دی جاتی ہے جو ہر ماہ فیملی کو بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ عیدین کے موقع پر بھی تحفہ بطور عیدی بھجوایا جاتا ہے۔ نیز یتیم بچیوں کی شادی کے موقع پر بھی انہیں دفتر کی طرف سے تحفہ بھجوایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات فیملیز کی ضروریات کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہنگامی اخراجات بھی کمیٹی کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔

کمیٹی کا اجلاس عموماً ہر تین ماہ بعد ہوتا ہے جس کی سفارشات کی حتمی منظوری حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے لی جاتی ہے۔ سال میں ایک مرتبہ جولائی کے مہینہ میں تمام کیسز کا فیملی کے حالات کو مدّنظر رکھ کر کمیٹی کے اجلاس میں جائزہ لیا جاتا ہے اور فیملی کے حالات کے مطابق اس میں اضافہ یا کمی کی جاتی ہے۔ ”کفالت یکصد یتامیٰ“ کے لئے کسی دفتر کی طرف سے کوئی مخصوص فنڈ نہیں ہے۔ اس کی آمد کا ذریعہ صرف اور صرف تحائف کی وہ رقم ہے جو صاحبِ ثروت احباب الفضل میں اعلان پڑھ کر بھجواتے ہیں۔ ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہً خرچ -/۵۰۰ روپے سے -/۱۵۰۰ روپے ماہانہ تک ہے۔

بچوں کی کفالت کا ذمہ لینے والے احباب ایک یا ایک سے زائد بچوں کے خرچ کی ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔ جس کی ادائیگی یکمشت یا ماہ بماہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ادا کی ہوئی رقم باقاعدہ ان کے نام ان کے کھاتہ میں درج ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے احباب وقتاً فوقتاً ایک خاصی رقم اس مد میں بھجواتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام احباب کو رسول کریم ﷺ کی اس حدیث کا مصداق بنائے:۔

”اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا“

کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے۔ (مسند احمد بن حنبل)

گذارش:

ابتداء میں ایک سو یتامیٰ کی پرورش کے لئے کمیٹی ”کفالت یکصد یتامیٰ“ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ لیکن اب ۴۰۰ فیملیز کے ۱۴۰۰ یتیم بچے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے زیرِ کفالت ہیں۔ آمد کے اس واحد ذریعہ کی وساطت سے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ شکرانے کی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس تحریک میں حصہ لے کر اسے کمال تک پہنچانا جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو قوم یتامیٰ سے حسنِ سلوک نہیں کرتی وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی“۔

(تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۵۲۸)

خدا کرے کہ جماعت ہمیشہ ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ آمین۔ ☆☆☆

مُزَکّیٔ کامل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضانِ تربیت کے کرشمے

(عبدالسمیع خان ۔ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)

آنحضرت ﷺ محض صاحب شریعتِ کاملہ ہی نہیں بلکہ ایک بے مثال مزکّی اور مربی اور معلّم اخلاق بھی تھے۔ جو تعلیم آپ لیکر آئے تھے اس کے حرف حرف اور لفظ لفظ کو اپنی ذات میں جاری کر کے زندگی بخشا اور پھر ہزاروں انسانوں کو اس تعلیم اور اسوہ کا شیدائی اور گرویدہ بنادینا آپ کا حقیقی اور لافانی معجزہ ہے۔

پس آپؐ کے صحابہ کی زندگیوں میں برپا ہونے والا انقلابِ عظیم آپؐ ہی کی سیرت کا ایک جلی عنوان اور آپ کی انقلاب انگیز تاثیرات کا سب سے نمایاں باب ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے آئے تھے جس کی جڑیں دلوں کی سرزمینوں میں پیوست ہوں۔ اس مقصد کے لئے آپ کو جو قوتِ قدسیہ اور اعلیٰ آسمانی طاقتیں دی گئیں تھیں ان کا نظارہ آپؐ کے اوّلین مخاطبین کی کایا پلٹنے سے ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت، صداقت اور پاک زندگی کے چلتے پھرتے گواہ تھے۔ وہ جو کبھی دنیا کی ذلیل ترین قوم سمجھے جاتے تھے حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تربیت نے ان کو انسانی ترقی کے آخری مدارج تک پہنچا دیا تھا۔ مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو اے تمام لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس میدان میں بھی ہمارے آقا و مولیٰ کا کوئی بھی نظیر اور ثانی نہیں۔ جیسا کہ انگلستان کے مشہور مستشرق تھامس کارلائل (۱۷۸۵ء تا ۱۸۸۱ء) نے شہادت دی ہے کہ:

"محمدؐ کے پیغام پر عمل کرنے والے دنیا کے بہترین انسان بن گئے اور میں سمجھتا ہوں انہیں ایسا ہی ہونا چاہئے تھا"۔ (بحوالہ اردو ڈائجسٹ اپریل ۱۹۸۸ء Hero as Prophet)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانے میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصومت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعے اور طفیل تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں"۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۵)

پھر فرمایا: "اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے۔ اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہوگئے..... تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق، اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔ وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنافی اللہ ہو کر صدق اور راست بازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے...... وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہوگئے تھے۔ اور ہر ایک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے آنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی اور اس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی روحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں میں سے نکل آیا۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۵)

عالمگیر گمراہی کا زمانہ

قرآن کریم حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے زمانہ بعثت کو ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (الروم:۴۲) کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ یعنی ایک عالمگیر گمراہی کا دور دورہ تھا۔ زمانی لحاظ سے اسلام کا قریب ترین مذہب عیسائیت تھا جس کی بدچلنی اور بدکرداری کا ذکر خود عیسائی علماء نے کیا ہے۔ چنانچہ پادری سی۔ جی فنڈر اپنی کتاب "المیزان الحق" میں لکھتے ہیں۔

"اس زمانہ کے عیسائی کہ جب دین اسلام شروع ہوا سخت بدعتوں میں گرفتار تھے۔ دین کی روحانیت کھوئی جاچکی تھی اور ریاکاری اور جھگڑے فساد کی گرم بازاری ہوگئی تھی"

(المیزان الحق حصہ ۲۔ صفحہ ۲۸۴۔ باب ۸)

عربوں کی کیفیت

اگر ایک آسمانی پیغام پر یقین رکھنے والوں کا یہ حال تھا تو ان عربوں کی حالت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے جو صدیوں سے شریعت اور اس کے نام سے بھی ناآشنا تھے۔ اہلِ عرب کی اس دردناک حالت کی داستان میں آپ کو اسی زمانے کے ایک عرب اور خاص مکہؔ کے باسی کی زبانی سناتا ہوں جو ایمان لانے کے بعد کھلے دل سے اپنی سابقہ کمزوریوں کا اعتراف کر کے خدا کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ نجاشی شاہ حبشہ کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے مشرکین مکہ کی موجودگی میں صحابہ رسول کی سربراہی میں جو بیان دیا۔ وہ ان الفاظ میں تھا۔ حضرت جعفرؓ نے کہا:

"اے بادشاہ ہم جاہل لوگ تھے۔ بت پرستی کرتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ بدکاریوں میں مبتلا تھے۔ قطع رحمی کرتے تھے۔ ہمسایوں سے بدمعاملگی کرتے تھے۔ ہم میں سے مضبوط کمزور کا حق دبا لیتا تھا۔ اس حالت میں اللہ نے ہم میں اپنا ایک رسول بھیجا جس کی نجابت اور صدق اور امانت کو ہم سب جانتے تھے۔ اس نے ہمیں توحید سکھلائی۔ بت پرستی سے روکا۔ راست گفتاری اور امانت اور صلہ رحمی کا حکم دیا اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی۔ اور بدکاری اور جھوٹ اور یتیموں کا مال کھانے سے منع کیا۔ اور خونریزی سے روکا اور ہمیں عبادت الٰہی کا حکم دیا۔ ہم اس پر ایمان لائے اور اس کی اتباع کی جس کی وجہ سے قوم ہم سے ناراض ہوگئی"۔

(سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ ۳۵۹)

عمرو بن العاص جو مشرکین کے سفیر بن کر بڑے تحائف کے ساتھ اس دربار میں آئے تھے انہیں حضرت جعفرؓ کے بیان کے ایک لفظ کو بھی جھٹلانے کی ہمت نہ ہوئی۔ بلکہ بعد میں جب خدا نے انہیں نورِ اسلام سے منور کیا تو انہوں نے ان حقائق کے لفظ لفظ اور حرف حرف کی تصدیق کی اور ایک غیر مسلم بادشاہ کے سامنے کی۔

چنانچہ مسلمانوں نے جب اسکندریہ پر چڑھائی کی تو وہاں کے حاکم نے مسلمانوں کے کسی نمائندے سے ملنے کی خواہش کی۔ حضرت عمرو بن العاصؓ جو سالار لشکر تھے خود ہی سفیر بن کر حاکم اسکندریہ تک جاپہنچے۔ اور اس کے سوالات کے جواب میں اپنا تعارف اس طرح کرایا۔

"ہم مکہ کے رہنے والے ہیں۔ اور نہایت گندی زندگی گذار رہے تھے۔ مردار کھاتے تھے اور ایک دوسرے کو لوٹتے تھے۔ ہم سے زیادہ بدترین انسان روئے زمین پر کوئی نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ خدا نے ہم میں اپنا رسول بھیجا اور اس نے ہمیں اس گند سے نجات دلائی"۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد ۶ صفحہ ۲۱۸)

نیا آسمان اور نئی زمین

فی الواقع یہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان تھا جو تخلیق کیا گیا۔ اور یہ ارض و سماء اپنے خالق کی شہادت پر گواہی دیتے ہیں اور ہر غیر متعصب آنکھ ان حیرت انگیز تبدیلیوں کو دیکھ کر اس کے پس پردہ ہاتھ تک پہنچ جاتی ہے جو ان تمام برکتوں کا سرچشمہ اور منبع تھا اور اس کی صداقت بے اختیار زبانوں پر مچل جاتی ہے۔ چنانچہ مشہور مغربی مؤرخ ایڈورڈ گبن (۱۷۳۷ء تا ۱۷۹۴ء۔ انگلستان) اس انقلاب کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت قرار دیتے ہیں جو حضرت مسیح کی بشارت کا نتیجہ تھا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"اسلام کے ذریعہ محمد ﷺ نے دس سال کے اندر ہی عربوں کی شدید ترین نفرتوں کو، انتقامی جذبات کو، فساد اور انتشار کو، رقابت اور عداوت کو نکال پھینکا۔ لاقانونیت، عربوں کی ذلت، سودخوری، شراب خوری، قتل و غارت گری، دُختر کشی کی رسومات قبیحہ کا استیصال کیا اور انسانی قربانیوں، سفیہانہ خیالات و توہمات اور مادیت و اشیاء پرستی سے نجات دلائی۔ پھر اسی مذہب کے ذریعہ آسمانوں کی اس بادشاہت کو انہوں نے عملاً اس زمین پر قائم کر دیا۔ جس کی بشارت بڑے ذوق و شوق سے جناب مسیح نے دی تھی"۔

(زوال سلطنت روم صفحہ ۷۹، ۸۰ بحوالہ نقوش رسول نمبر جلد نمر ۱۱ صفحہ ۵۴۸)

فرنسیکو ریزولڈ لکھتے ہیں:

"عرب جو بالکل مردہ ہو چکے تھے محمد ﷺ نے ان میں نئے سرے سے تازہ روح پھونک کر ان کو اشرف ترین قوم بنادیا۔ جس کے ذریعہ سے وہ بلند سے بلند مراتب پر جاگزیں ہوگئے۔ ایسے بلند کارنامے ان کے ہاتھوں ظاہر ہوئے جس کا دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔ ان تمام ترقیوں اور کامیابیوں کا سہرا تمام تر محمدؐ ہی کی ذاتِ گرامی کے سر ہے۔

(نقوش رسول نمبر جلد ۴ صفحہ ۴۹۳)

روس کے فلاسفر کاؤنٹ ٹالسٹائے (۱۸۲۸ء۔۱۹۱۰ء) اس حقیقت کا اعترف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"محمدؐ ان عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں جنہوں نے اتحاد امم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے فخر کے لئے یہ بات کافی ہے کہ انہوں نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت دی اور ان کو ایک اتحادی اور صلح پسندی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والا بنادیا۔ اور ان کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دئے۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا"۔

(نقوش رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۸۱)

کمالات کا سمندر

اس نقطہ پر پہنچ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ مضمون مکمل ہوگیا ہے کیونکہ دعویٰ مخالفین کے اقرار اور اعترافات سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے مگر

حقیقت یہ ہے کہ ابھی آپ نے کمالاتِ محمدیہ کے سمندر کو بہت دور سے دیکھا ہے۔ اس میں داخل ہو کر غوطہ لگانے کے لئے تو عمریں درکار ہیں جوں جوں آپ اس کے ساحل کی طرف بڑھیں گے اور کنارے کنارے چند قدم اٹھائیں گے تو حیرت سے مغلوب ہو جائیں گے۔ اور ایسے ایسے آبدار موتی ملیں گے جن کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی۔

رسول کریم ﷺ کے صحابہ کے تفصیلی انفرادی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں یا تو وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے حلقوں اور علاقوں میں شرافت اور اعلیٰ قدروں کے نمونوں کے طور پر دیکھے جاتے تھے اور رسول اللہ نے اس مسِ خام کو کندن بنا دیا۔ اور پاک قوتوں کو احکامِ الٰہی کے تابع کر دیا۔ اور یا وہ لوگ تھے جو ہر قسم کے گند اور فسق و فجور کا شکار تھے اور حضور کی تریاقی صحبت نے انہیں زہروں سے پاک کر دیا اور خالص اور کھرا کر دیا۔ آیئے ان دونوں قسم کی عظمتوں کے نظارے کریں۔

اوّلین گواہ

صحابہ رسول کی روحانی عظمت اور بلند کرداری کے سب سے اولین گواہ وہ لوگ تھے جن کے اندر صحابہ نے اپنے بچپن اور جوانیاں گزاری تھیں اور جن کو صابی اور بے دین کہنے کے باوجود ان کے عالی کردار پر حرف گیری کی دشمن کو بھی ہمت نہ ہوتی تھی۔ بلکہ برملا اس کا اعتراف کرتے تھے۔ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی ساتھی اور صحابہ کے سرخیل حضرت ابو بکرؓ سے شروع ہوتی ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے اعلیٰ اخلاق اور بے لوث انسانی ہمدردی کی گواہی مکہ کے ایک بہت بڑے معزز رئیس نے قریش مکہ کے مجمع عام میں دی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ جب حضرت ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرتِ مدینہ سے بہت پہلے رسول اللہ کی اجازت سے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے۔ جب آپ مقام برک الغماد تک پہنچے تو ان کی ملاقات ابن الدغنہ سے ہوئی۔ جو عرب میں سید القارہ کے لقب سے ممتاز تھا۔ اس نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ فرمایا: مجھے میری قوم نے یہاں سے نکال دیا ہے اب زمین میں پھر کر خدا کی عبادت کروں گا۔ اس نے کہا تم جیسا شخص اس سرزمین سے نہیں نکالا جا سکتا، نہ نکل سکتا ہے۔ تم غریبوں کے ہمدرد ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، قوم کی دیت اور تاوان کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، قومی مصائب میں قوم کی اعانت کرتے ہو، میں تمہارا ضامن ہوں۔ چلو اور یہیں رہ کر خدا کی عبادت کرو۔ پھر ابن الدغنہ نے مکہ میں آکر حضرت ابو بکرؓ کی مذکورہ بالا صفات دہرا کر انہیں پناہ دینے کا اعلان کیا۔

قریش نے بعد میں یہ اعتراض تو کیا کہ ابو بکر اونچی آواز سے قرآن پڑھتے ہیں۔ جس سے ہمارے بیوی بچوں کے ایمانوں کو خطرہ ہے مگر ابو بکر کے کردار پر کوئی ہلکا سا دھبہ بھی نہ لگا سکے۔

(صحیح بخاری کتاب الکفالہ باب جوار ابی بکر الصدیق)

حضرت نعیمؓ بن عبد اللہ نہایت فیاض صحابی تھے۔ اور ہجرت سے قبل مکہ میں بنو عدی کی بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرتے تھے۔ کفار پر ان کی نیکی کا یہ اثر تھا کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو تمام کفار نے روک کر کہا کہ جو مذہب چاہو اختیار کرو مگر یہاں سے نہ جاؤ۔ اگر کوئی تم سے تعرض کرے گا تو سب سے پہلے ہماری جان تمہارے لئے قربان ہو گی۔ (اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۳۳)

دلوں کے فاتح

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اخلاق حسنہ سے دل فتح کرنے کے ڈھنگ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے تھے۔ ان کی زبانوں میں اثر تھا۔ ان کے دلوں کا نور دیکھنے والوں کو مسخر کر لیتا تھا۔ اشاعت اسلام میں ایک بہت بڑا کردار ان صحابہ کے اخلاقی نمونوں کا ہے۔ میں زمانۂ جنگ کی بات نہیں کرتا کہ تعصب کی آنکھ رکھنے والوں کو شبہ کا موقع ملے۔ میں تو زمانہ امن کے روشن چراغ آپ کو دکھاتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے کا حکم ہو چکا تھا کہ انہی دنوں آپ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو معلم بنا کر انہی کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے واپس جاکر اسلام کی صدا بلند کی تو نصف لوگ اسی وقت مسلمان ہو گئے اور نصف نے کہا کہ ہم حضور کی ہجرت کے بعد اسلام لائیں گے۔ چنانچہ آپؐ مدینہ آئے تو وہ لوگ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ ان کو دیکھ کر قبیلہ اسلم نے بھی اسلام کے سامنے سر جھکا دیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل ابی ذر جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۵۴)

حضرت قیس بن یزید کے اثر سے ان کی قوم مسلمان ہوئی۔ (اسد الغابہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۲۹)

قبیلہ ہمدان عامر بن شہر کی ایمانی قوت سے اسلام لایا۔

(ابو داؤد کتاب الخراج باب فی حکم ارض الیمن)

حضرت علیؓ نے یمن میں اسلام کی اشاعت کی اور حضرت علاء بن عبید اللہ حضرمیؓ نے بحرین میں صداقت کا جھنڈا بلند کیا۔

(زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، ۱۰۴۔ فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۵۲۔ فتوح البلدان صفحہ ۸۵)

انگریز مستشرق پروفیسر تھامس آرنلڈ (۱۸۶۴ء۔۱۹۳۰ء) لکھتے ہیں:

"رسولِ خدا (ﷺ) نے عمرو بن مرہ کو مسلمان ہونے کے بعد ان کے قبیلہ جہینہ میں دعوت اسلام کے لئے روانہ فرمایا۔ وہ اپنی کوششوں میں اس قدر کامیاب ہوئے کہ ایک فرد کے سوا سارا قبیلہ اسلام کی آغوش میں آگیا"۔

(دعوت اسلام صفحہ ۵۳)

حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ کے اثر سے ان کے قبیلہ کے ۷۰، ۸۰ گھرانوں نے اسلام قبول کیا اور ہجرت کی توفیق پائی۔

(اسد الغابہ جلد نمبر ۳ صفحہ ۵۴)

انصار میں سے اوّلاً چھ خوش نصیبوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مکہ سے پلٹ کر تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنا شروع کیا۔ اور ان کو اس قدر پھل لگا کہ انصار کا کوئی گھر کلمۂ توحید کی آواز سے نا آشنا نہ رہا۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے حضورؐ نے مصعب بن عمیرؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔

سعد بن معاذؓ اسلام لائے تو اپنے قبیلہ سے کہا کہ اب تم سے بات کرنا میرے لئے حرام ہے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے۔ چنانچہ اسی روز ان کا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۰، ۷۶، ۷۹)

میں پوچھتا ہوں کہ کیا ایسے ہی جھوٹے اور ناپاک لوگ ہوتے ہیں جن کی خاطر لوگ اپنا دین بدل لیا کرتے ہیں اور اپنے پرانے عقائد کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

ایک عیسائی "گارس" لکھتا ہے:

"عرب بت پرست تھے۔ محمدؐ نے ان کو خدا پرست بنا دیا۔ وہ لڑتے اور جھگڑتے اور جنگ و جدال کیا کرتے تھے۔ آپ نے ان کو ایک اعلیٰ سیاسی نظام کے ماتحت متفق کر دیا۔ وحشت و بربریت کا یہ عالم تھا کہ انسانیت شرماتی تھی مگر آپ نے ان کو اخلاقِ حسنہ اور بہترین تہذیب و تمدن کے وہ درس دیئے جس سے نہ صرف ان کو بلکہ تمام عالم کو انسان بنا دیا"۔

("نقوش" رسول نمبر۔ جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۳)

زمانۂ جنگ میں اخلاق

بہت سی قومیں زمانۂ امن کی حالت میں اخلاقی مناظر پیش کرتی ہیں مگر جنگ و جدال میں سارے بندھن توڑ دیا کرتی ہیں اور موت کو سامنے دیکھ کر زندگی کا ہر پیمانہ بدل جاتا ہے۔ ان عربوں کو نظر میں رکھئے جو معمولی معمولی باتوں پر چالیس چالیس سال لڑائی کرتے تھے اور مغلوب دشمنوں سے ایسا بھیانک سلوک کرتے کہ آج بھی اسے سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر صحابہ کا طرزِ عمل کچھ اور تھا۔

۴ھ میں واقعہ رجیع میں جن صحابہ کو دھوکے سے گرفتار کیا گیا ان میں حضرت خبیب بن عدیؓ بھی شامل تھے۔ دشمن انہیں مکہ لے گئے اور وہاں حارث بن عامر کے لڑکوں نے انہیں خرید لیا تاکہ وہ اپنے باپ حارث کا بدلہ لے سکیں۔ جن کو حضرت خبیبؓ نے بدر میں قتل کیا تھا۔ ابھی وہ دشمن کی قید میں تھے کہ ایک دن خبیبؓ نے حارث کی ایک لڑکی سے اپنی ضرورت کے لئے اُسترا مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس حالت میں اس لڑکی کا چھوٹا بچہ کھیلتا ہوا خبیبؓ کے پاس چلا گیا۔ اور خبیبؓ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ ماں نے دیکھا کہ خبیبؓ کے ہاتھ میں اُسترا ہے اور ران پر اس کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے۔ وہ کانپ اٹھی اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا۔ ایک مظلوم شخص جو کہ دھوکہ سے پکڑا گیا ہو اور ایسے دشمن کی قید میں موت کا انتظار کر رہا ہو جس سے رحم کی ذرہ برابر توقع بھی عبث تھی۔ جیسا کہ بعد کے واقعات نے ثابت کیا، اگر ایسے دشمن کے جگر گوشہ کو قتل کر کے مظلوم قیدی اپنے دل کی آگ بجھانا چاہے تو کوئی قابل تعجب بات نہیں اور دنیا میں روزانہ ایسا ہوتا ہے۔ مگر رسول اللہ کے پروردہ اور صحبت یافتہ کا طرزِ عمل بہت پاک اور اعلیٰ وارفع تھا۔

خبیبؓ نے ماں کو دیکھا اور اس کے خوف کو سمجھتے ہوئے کہا تم یہ خیال کرتی ہو کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔ ماں کا کملایا ہوا چہرہ خبیبؓ کے ان الفاظ سے شگفتہ ہو گیا۔ اور بعد میں اسی لڑکی کے بھائیوں نے خبیبؓ کو شہید کر دیا۔ مگر اس لڑکی کے دل میں وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ وہ ان کے اخلاق سے اس قدر متاثر تھی کہ بعد میں ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ خدا کی قسم! میں نے خبیب جیسا اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ وہ گواہی دیتی ہے کہ ایک دفعہ میں نے خبیب کے ہاتھ میں ایک انگور کا خوشہ دیکھا تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ میں انگوروں کا نام و نشان نہیں تھا۔ اور وہ آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ کہتی ہے یہ تو خدائی رزق تھا جو خبیب کے پاس پہنچا تھا۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

بنتِ حارث نے ان غیبی انگوروں کو خدائی رزق کے طور پر دیکھا تھا۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ خدائی تحفہ تھا۔ مگر یہ رزق تو بہرحال ایک فانی اور وقتی رزق تھا۔ لیکن صحابہ کو دیا جانے والا وہ اصلی آسمانی رزق اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ صفات کا وہ لافانی رزق تھا جو انہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مائدہ سے عطا ہوا تھا۔ جو اس دنیا میں بھی ہمیشہ شیریں ثمار دیتا رہا اور غیروں کو بھی مسحور کرتا رہا اور آخرت میں بھی رضائے الٰہی کے غیر فانی اور لامحدود پھلوں کی شکل میں ظاہر ہو گا۔

صحابہ کا یہ کردار کیسے تخلیق ہوا تھا۔ اس کا جواب حضرت خبیبؓ نے مرنے سے پہلے نظم میں یہ کہہ دیا کہ۔ ذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

"میری یہ تمام قربانیاں اپنے مولیٰ کی خاطر اور اس کے حکم کے موافق ہیں"۔ اور یہی بات نثر میں حضرت علیؓ نے ایک دشمن پہلوان کے سامنے اس وقت دہرائی جب ایک جنگ میں حضرت علیؓ نے ایک جنگجو کافر کو زیر کر لیا اور پھر تلوار سے اس کی گردن کاٹنے کا ارادہ کیا۔ اپنا آخری وقت دیکھ کر کافر

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

خطبہ جمعہ

وہ جو خدا کے ماموروُمرسل کی پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا اس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے

تکبر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔

جو لوگ تکبّر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُتَکَبِّر اور کبریائی کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۶/اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۶/شہادت ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

آج سے اللہ تعالیٰ کی صفات: کِبر، کِبْرِیَائی، تکَبُّر اور اِسْتِکْبَار کا مضمون بیان کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ سب سے پہلے مَیں ان الفاظ کے لغوی معانی پیش کرتا ہوں۔

حضرت امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ الکِبْرُ وَ التکَبُّر وَالاِسْتِکْبَارُ کو معنی کے لحاظ سے قریب قریب بیان فرماتے ہوئے "المفردات" میں لکھتے ہیں:

کِبْر وہ حالت ہے جس کے سبب سے انسان عُجب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور عُجب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا خیال کرے۔ اور سب سے بڑا تکبر قبولِ حق سے انکار اور عبادت سے انحراف کر کے اللہ تعالیٰ پر تکبّر کرنا ہے۔

اَلاِسْتِکْبار دو طرح پر آتا ہے: ایک یہ کہ انسان بڑا بننے کا مقصد اور اس کے لئے جستجو کرے اور یہ بات اگر بر محل اور ایسے موقع پر ہو جس پر تکبّر کرنا انسان کو سزاوار ہے تو محمود یعنی محلِ مدح میں ہوگا۔

دوسرے یہ کہ انسان جھوٹی بڑائی کا اظہار کرے اور ایسے اوصاف کو اپنی طرف منسوب کرے جو اس میں موجود نہ ہوں۔ یہ طریق مذموم یعنی محل ذم میں ہے۔ قرآن کریم میں اسی دوسرے معنی میں خدا تعالیٰ کے یہ قول ہیں: أبیٰ وَاسْتَکْبَرَ، فَاسْتَکْبَروا فِی الاَرْض، فَاسْتَکْبَروا وَ کَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِین۔

یہاں فَاسْتَکْبَرُوْا کے الفاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات پر کان دھرنے سے اُن (کی قوم) کے تکبر کرنے، خودپسندی اور نخوت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جبکہ وَ کَانُوْا قَوْمًا مُجْرِمِیْن کے الفاظ سے یہ بتایا ہے کہ ان کے سابقہ جرائم نے ہی انہیں تکبر پر اکسایا تھا اور یہ تکبر ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی بلکہ یہ تو اُن کا شیوہ بن چکا تھا......

علامہ راغبؒ مزید فرماتے ہیں: لفظ التَّکَبُّر کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ حقیقۃً کسی کے افعالِ حسنہ بہت زیادہ ہوں اور وہ ان میں دوسروں سے بڑھا ہوا ہو۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ صفت تکبّر سے متصف ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: العَزِیْز الجَبّار المُتکبّر۔

دوسرے معنے یہ کہ کوئی مصنوعی طور پر تکلّف اور جھوٹ کی راہ سے کسی بات میں کمال کا ادّعا کرے۔ ان معنوں میں یہ انسانوں کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جیسے فرمایا: فَبِئس مَثْوَی المُتَکَبِّرِیْن۔

چنانچہ معنی اوّل کے لحاظ سے یہ صفاتِ محمودہ میں داخل ہے اور معنی ثانی کے لحاظ سے صفتِ ذم ہے......اور اَلْکِبْرِیَاءُ اطاعت اور فرمانبرداری کے درجہ سے اپنے آپ کو بلند سمجھنے کو کہتے ہیں اور یہ صفت خدا کے سوا کسی اَور کو زیبا نہیں ہے۔ چنانچہ فرمایا: وَلَہُ الْکِبْرِیاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرض اور اس کا ثبوت اس حدیث قدسی سے بھی ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: الکِبْرِیاءُ رِدَائِیْ وَالعَظَمَۃُ اِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنی فِی واحِدٍ مِنْھُمَا قَصَمْتُہُ یعنی کبریاء میرا اوڑھنا اور عظمت میرا بچھونا ہے۔ پس جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا تو مَیں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

التَّکْبِیْر: کسی کو بڑا سمجھنے اور اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو ظاہر کرنے اور اسی طرح اس کی عظمت کا احساس کرنے اور اس کو تسلیم کرنے پر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدَاکُمْ۔ (مفردات امام راغبؒ)

ان کے لغوی معنے بیان کرنے کے بعد اب سب سے پہلے اس مضمون سے تعلق رکھنے والی قرآن شریف کی چند آیات اور احادیث پیش کی جائیں گی۔ اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات پیش کئے جائیں گے۔

﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۱۲)

اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو (گویا) کمزوری کی حالت میں اُس کا مددگار بنتا۔ اور تُو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر۔

پھر سورۃ الحج کی ۳۸ویں آیت ﴿لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ. کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوْا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدَاکُمْ. وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ﴾۔

ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

پھر دو آیات ہیں سورۃ المدثر کی: ﴿یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ﴾ (سورۃ المدثر:۲-۴)۔ اے کپڑا اوڑھنے والے! اُٹھ کھڑا ہو اور انتباہ کر۔ اور اپنے ربّ ہی کی بڑائی بیان کر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ "میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلندی پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کی وصیت کرتا ہوں"۔ (سنن ابن ماجه كتاب الجهاد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جن کو اگر کوئی مسلمان ہمیشہ یاد رکھے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (ایک یہ کہ) ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے اور (دوسری یہ کہ) سونے سے قبل تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے"۔ (ترمذی كتاب الصلٰوة)

پھر سورۃ الحشر کی ۲۴ویں آیت: ﴿ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ. اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ﴾۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

پھر سورۃ الجاثیہ کی ۳۷ ویں اور ۳۸ ویں آیت: ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔

پس اللہ ہی کی سب تعریف ہے جو آسمانوں کا ربّ اور زمین کا ربّ ہے (یعنی وہی) جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اور اسی کی ہے ہر بڑائی آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:...... جنت عدن میں لوگوں اور رؤیت باری تعالیٰ کے درمیان صرف کبر کی ایک چادر جو اس کے چہرے پر ہے، حائل ہوگی۔ (بخاری. کتاب تفسیر القرآن)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا یہاں تک کہ اسے علّیین میں جگہ دے گا، اور جس نے اللہ کے مقابل ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرادے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کردے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین من الصحابة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فخر اور تکبر، کثرت سے اونٹ پالنے والے بادیہ نشینوں میں ہوتا ہے۔ اور سکینت اور اطمینان بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں ہوتی ہے۔ اور ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

(بخاری، کتاب المناقب)

یمنی سے مراد یہ ہے کہ بابرکت، قوت والی اور قدر و منزلت بڑھانے والی چیز۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تین (قسم کے) لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام تک نہ کرے گا، نہ انہیں پاک ٹھہرائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (وہ تین قسم کے لوگ یہ ہیں) بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور وہ مفلس جو متکبر ہو۔

(صحیح مسلم. کتاب الایمان)

حضرت جُندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم، اللہ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے یقیناً اسے بخش دیا اور (اے قسم کھانے والے) میں نے تیرے اعمال ضائع کردیئے۔

(صحیح مسلم. کتاب البرّ والصلة والآداب)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک شخص نے بائیں ہاتھ سے کچھ کھایا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں ایسا نہیں کرسکتا۔ آپؐ نے فرمایا: تجھے کبھی بھی اس کی توفیق نہ ملے۔ اسے ایسا کرنے سے صرف تکبر نے باز رکھا ہے۔ (صحیح مسلم. کتاب الأشربة)

اس کے ہاتھ کو فالج ہی ہوگیا۔ جس ہاتھ سے اس نے کہا تھا کہ اسی ہاتھ سے کھاؤں گا اس کو پھر اس سے کھانے کی توفیق نہیں ملی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو تکبر سے اپنا تہہ بند گھسیٹتا ہے۔ (صحیح بخاری. کتاب اللباس)

تہہ بند گھسیٹنا جو ہے یہ تکبر اور نخوت کی علامت ہے۔ ملکاؤں میں بھی کسی زمانہ میں انگریزوں کی ملکاؤں میں یہ رواج تھا کہ بہت لمبا پیچھے کپڑا گھسٹتا آتا تھا۔ اور نوکرانیاں اس کو اٹھا کر پھرتی تھیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ بعض دفعہ آپ کا کپڑا بھی زمین پر گھسٹا کرتا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ تکبر کی وجہ سے نہیں کر رہا۔ یہ طبیعت کی سادگی کی وجہ سے ہے۔ پس جو تکبر کرکے اپنا کپڑا گھسیٹے گا یعنی بہت لمبی چیزیں پہنے گا تاکہ اس کی شان بلند ہو یہ محض نفس کا دھوکہ ہے اور اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے میرے سب سے زیادہ پیارے اور قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے سب سے خوش خُلق ہیں۔ اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو بہت بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں اور فصاحت و بلاغت دکھانے کی خاطر منہ پھلا پھلا کر بات کرتے ہیں اور مُتَفَیْهِق ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مُتَفَیْهِق کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: تکبر کرنے والے۔

(سنن ترمذی. کتاب البرّ والصلة)

علامہ فخرالدین رازیؒ سورۃ الحشر کی آیت ۲۴ کی تفسیر کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُتَکَبِّرُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جان لیجئے کہ اَلْمُتَکَبِّرُ مخلوق کے حق میں ایک ایسا نام ہے جو مذمت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ متکبر وہ ہوتا ہے جو کبر کا اظہار کررہا ہو۔ اور مخلوق میں اس چیز کا ہونا ایک نقص ہے کیونکہ اسے تکبر کرنا اور تعلّی کرنا زیبا نہیں ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انسان کے ساتھ متکبر کا لفظ استعمال کرنے میں حقارت، ذلّت اور مسکنت لگی ہوئی ہے۔ پس جب انسان اپنی شان کو بڑھا بڑھا کر بیان کرتا ہے تو ایسا کرنے میں وہ چھوٹا ہوتا ہے اور لفظ متکبر کا انسان کے بارے میں استعمال اس کے لئے مذمّت کا باعث ہے۔ ہاں البتہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو ہر قسم کی بڑائی اور کبریائی زیبا ہے۔ پس جب وہ اپنی کبریائی کو ظاہر کرتا ہے تو ایسا کرنے سے وہ اپنی بزرگی اور اپنی علوشان بیان کرنے میں بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اور اَلْمُتَکَبِّرُ کا اللہ تعالیٰ کے حق میں استعمال اللہ تعالیٰ کی انتہائی تعریف پر دلالت کرتا ہے۔ (رازی)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"متکبر اپنی کبریائی کی حد کو کبھی نہیں پہنچتا اور کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ میں نے ایسے نظارے خود دیکھے ہیں۔ جوشِ تکبر میں جن پر ظلم کیا، جنہیں ذلیل سمجھا۔ آخر انہی کے ہاتھوں بلکہ میخ والے جوتوں سے پٹوایا گیا۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان. ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اَلْكِبْرُ الَّذِيْ هُوَ رَأْسُ السَّيِّاٰتِ وَالضَّلَالِ الَّذِيْ يُبْعِدُ عَنْ طُرُقِ السَّعَادَاتِ"۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۲۶)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کبر برائیوں اور گمراہی کا سر ہے جو (انسان کو) خوش بختی اور سعادت سے دور لے جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"کوئی شخص محبتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کرسکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دُور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر مُتَصَدِّعًا ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل. صفحہ ۵۱۰، ۵۱۱. جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا اور شیطان نے بھی۔ مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں، متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔ انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۱۶۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"مَیں بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ مَیں تو بُت پرستی کو رَدّ کرنے آیا ہوں نہ یہ کہ مَیں خود بُت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مَیں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(ملفوظات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۳۱۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبر اور اَنانیت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے نتیجے میں زَقوم کا درخت دوزخ میں ہوا اور وہ بداعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبر اور خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہ وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہو گی جو دوزخیوں کو ملے گی۔" (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۵۷۳ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پاک ہونے کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ اُلوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۲، جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ مَیں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اُس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اُس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اُس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اُس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اُس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔

سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اُس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۸۔ صفحہ ۴۰۲، ۴۰۳)

اب آخر پر ایک الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے:

اَلْمُتَکَبِّرُ یہ خدا کا کام ہے۔ "اللہ اکبر"۔

(بدر، جلد ۱ نمبر ۳۰، مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۷۴ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فقرہ ہے کہ اَلْمُتَکَبِّرُ یہ میرے متعلق نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا کلام ہے کہ اللہ اَلْمُتَکَبِّرُ ہے۔ اللہ اکبر۔

............❀❀❀............❀❀❀............

آپ کا اپنا تعلیمی ادارہ

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ausbildung Weiterbildung zertifizierung & Tests

MIT IHK- ZERTIFIKAT

E-mail: Khalid@t-online.de

WWW.Professional-ittrainingcenter.de

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75

Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

MS PITTC GLOBALE TRADE SERVICE

EHRHARTSTR.4

3 0 4 5 5 HANNOVER - GERMANY

بقیہ: مزکیٔ کامل از صفحہ نمبر ۴

نے غیظ و غضب کے عالم میں حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے تلوار پھینک دی اور کافر کو چھوڑ دیا۔ وہ کافر آپ کا رویہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا کہ یہ عفو و درگذر کا کون سا موقع ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ سے میری لڑائی صرف اللہ کی خاطر تھی۔ لیکن تو نے میرے منہ پر تھوک کر مجھے غصہ دلایا اور میرے دل میں ذاتی انتقام کی خواہش پیدا ہو گئی۔ اس طرح میری لڑائی کا مقصد فوت ہو گیا۔ اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ اس کافر نے شیر خدا کی یہ گفتگو سنی تو اس کے دل سے کفر کی نجاست دور ہو گئی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اسے دیکھ کر اس کے بہت سے رشتہ دار اور ہم قوم بھی اسلام لے آئے۔ (حکایات رومی صفحہ ۵۷)

حُسنِ خُلق کی تلوار

صحابہ کے پاس لوہے کے نیزے اور تلواریں نہیں جس سے انہوں نے دنیا فتح کی بلکہ اعلیٰ اخلاق کی تلوار تھی جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔

ایک غزوہ میں صحابہ کرام پیاس سے بیتاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسنِ اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا۔ صحابہ اس کو لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کی اجازت سے پانی کو استعمال کیا۔ مگر معجزانہ طور پر مشکیزہ کا پانی ہرگز ذرہ برابر بھی کم نہیں ہوا۔ اور ساتھ ہی حضور نے احساناً معاوضہ بھی عطا فرمایا۔

لیکن صحابہ پر اس عورت کے احسان کا یہ اثر تھا کہ بعد میں جب اس عورت کے گاؤں کے آس پاس حملہ کرتے تھے تو خاص اس کے گھرانے کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس پر اس منت پذیری کا یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنے تمام خاندان کو قبولِ اسلام پر آمادہ کیا اور وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

(بخاری کتاب الغسل باب الصعید الطیب وضوء المسلم)

اس ضبط اور تحمل کے باوجود نادان دشمن الزام لگاتا ہے کہ صحابہؓ نے دنیا میں خونریزی کی۔ مگر انہی میں شریف النفس لوگ اس کو جھوٹ سمجھتے ہیں۔ پروفیسر تھامس آرنلڈ اپنی کتاب "The Preaching of Islam" میں صحابہ رسول کی جنگوں کے لائحہ عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لڑائیوں کے زمانہ میں اسلامی فاتحین کا ضبط طبیعت اور رحم ایسا تھا جس نے لوگوں میں اہلِ اسلام کا نہایت وقار پیدا کیا ہو گا اور ان پر فرض کر دیا ہو گا کہ لشکرِ اسلام کے استقبال کے لئے آگے بڑھیں۔ یہ لشکر ان انصاف و اعتدال کے اصولوں کا پابند تھا جن کو (حضرت) ابو بکر نے ابتدائی معرکہ شام میں پابندی کے لئے اس طرح نافذ فرمایا تھا کہ انصاف کرنا، وعدہ خلافی نہ کرنا، کسی کے اعضاء نہ کاٹنا، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا، کھجور کے درختوں کو نقصان نہ پہنچانا اور نہ آگ سے جلانا، پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا، جانوروں کو نہ مارنا، گرجاؤں میں گوشہ نشین لوگوں سے کوئی تعرض نہ کرنا۔ (دعوت اسلام صفحہ ۶۶)

سچی شجاعت

یہ نادر المثال اخلاقی چارٹر کوئی بزدل ترتیب نہیں دے سکتا۔ اسے شجاعت کی سچی شان اپنے اندر رکھنے والے ہی قائم کر سکتے ہیں۔ جس سے صحابہؓ رسول پورے طور پر متصف تھے۔ اپنے دین اور عقیدہ کی خاطر خون کا آخری قطرہ بہا دینے میں انہیں کبھی کوئی تأمل نہیں ہوا۔ اور اس کا اقرار ان کے دشمنوں کو بھی رہا ہے۔

جنگِ بدر سے پہلے رؤسائے قریش نے عمیر بن وہب کو بھیجا کہ وہ اسلامی لشکر کے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھے کہ اس کی تعداد کتنی ہے اور آیا ان کے پیچھے کوئی مخفی کمک تو نہیں۔ عمیر کو مسلمانوں کی شکل و صورت سے ایسا جلال اور عزم اور موت سے ایسی بے پروائی نظر آئی کہ وہ سخت مرعوب ہو کر لوٹا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا کہ:

"مسلمان تعداد میں تو تھوڑے ہیں مگر تم ان کو شکست نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ان کے لشکر میں اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اُوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اُٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں"۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ باب تشاور قریش فی الرجوع عن القتال)

یہ سن کر قریش میں سخت بے چینی پیدا ہو گئی اور بعض نے واپس جانے کی باتیں بھی شروع کر دیں۔ مگر ان کے مقدر کی شقاوت انہیں لے ڈوبی۔

حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں طلیحہ اسدی سے جنگیں شروع ہوئیں اور باوجود کثرت تعداد اور اسلحہ اور طاقت کے ہر مقام پر شکست اس کا مقدر بن رہی تھی تو اس نے اپنی شکست کی وجہ معلوم کرنے کے لئے ساتھیوں کو بلایا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہماری ہزیمت کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کو اپنے ساتھی کی زندگی سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہے۔ مگر مسلمانوں میں سے ہر ایک شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے پہلے جان دے۔ ایسے لوگوں پر ہم کس طرح غالب آ سکتے ہیں۔ بالآخر طلیحہ نے اپنی مکمل شکست کے آثار دیکھے تو اسلام لے آیا۔

(سنن کبریٰ بیہقی کتاب قتال اہل البغی باب قتال الضرب الاوّل من اہل الردہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۶)

مشہور عیسائی مورخ ایڈورڈ گبن اس صداقت کی نقاب کشائی یوں کرتے ہیں:

"آنحضرت نے انسان کے خون کے کفارے کو نماز و روزہ و خیرات سے بدل دیا۔ آنحضرتؐ نے مسلمانوں میں نیکی و محبت کی ایک روح پھونک دی۔ آپس میں بھلائی کرنے کی ہدایت کی اور اپنے احکام اور نصیحتوں سے انتقام کی خواہش اور بیوہ عورتوں پر اور یتیموں پر ظلم و ستم کو روک دیا۔ قومیں جو ایک دوسرے کی جانی دشمن تھیں وہ اعتقاد اور فرمانبرداری میں متفق ہو گئیں۔ اور خانگی جھگڑوں میں جو بہادری بیہودہ طور سے صرف ہوتی تھی وہ نہایت مستعدی سے ایک غیر ملک کے دشمن کے مقابلے پر مائل ہو گئی"۔

("نقوش" رسول نمبر جلد نمبر ۴ صفحہ ۵۳۴)

ایک ہندو لالہ راجندر مسلمانوں کی اس قومی وحدت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پیغمبر اسلام محمدؐ کو اپنے مشن کے رائج کرنے میں جو کامیابی ہوئی وہ سچ مچ حیرت انگیز ہے۔ ناشائستہ، خونخوار، کینہ ور، جنگجو عربوں کے قبیلوں کو جو بُت پرستی اور توہم پرستی میں غرقاب تھے، آپس کے جھگڑوں اور جوأ بازی میں محو تھے۔ حضرت محمدؐ کی تعلیم کے پاک اثر نے آناً فاناً خدا پرست بنا دیا۔ تمام قبیلے ایک سردار کے جھنڈے کے نیچے آگئے اور ایک متحدہ قوم بن گئے"۔ ("نقوش" رسول نمبر رسول جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۵)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

بقیہ: ناصر محمد سیال صاحب مرحوم از صفحہ نمبر ۱۰

تبدیل کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ بعض جانب سے مدد کی امید عہد شکنی کا شکار ہو گئی اور ناصر کسی شوگر مل کو سیال ایندھن بنانے اور مارکیٹ میں لانے کی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اس منصوبہ میں ناکامی کے بعد اور مناسب آمد نہ ہونے کے سبب آپ ٹریننگ کے بعد ریوینیو کینیڈا جو کہ حکومت کینیڈا کی ایک ایجنسی تھی، کا کام کرنے لگ گئے۔ بوقت وفات آپ دنیاوی لحاظ سے تو امیر نہ تھے لیکن کئی اور لحاظ سے بے حد متمول تھے۔ لین دین میں دیانت اور ممتاز موجد ہونے کے باعث قابل تعریف اور بے حد معزز شخص تھے۔ آپ بہت سخی، نیک، مسکین طبع، خوش خلق، مہذب اور صاحب لیاقت انسان تھے۔ ان اوصاف کی بنا پر آپ کی یاد ہمیشہ زندہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند کرے اور پسماندگان اور عزیزوں کو صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

عیسائی مبلغین کا اسلامی ممالک میں اندازِ تبلیغ

عیسائیوں کی ایک تنظیم (Frontiers) نے مسلم ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے نئے سرے سے کام شروع کر دیا ہے۔ ان کے نئے منصوبے کے تحت عیسائی مبلغین، ڈاکٹرز یا اساتذہ کے ویزے پر مسلمان ملکوں کا رخ کرتے ہیں اور پھر حالات سازگار بنا کر عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ اس عالمی تنظیم کا مرکز برطانیہ میں ہائی ویکمب کے علاقہ میں ہے جہاں سے بیرون ممالک مبلغین بھجوائے جا رہے ہیں۔

عیسائی تنظیم فرنٹیئرز ۱۹۸۳ء میں امریکہ میں قائم کی گئی تھی اور اِس وقت اس تنظیم کے تحت ۴۰ سے زائد مسلم ممالک میں ۶۰۰ کے لگ بھگ مبلغین مصروف عمل ہیں۔ مسلمان ممالک میں جانے سے پہلے ان مبلغین کو دو ہفتہ کے لئے خصوصی تربیت دی جاتی ہے جس میں مقامی زبان، کلچر اور قرآنی تعلیمات کے بارہ میں معلومات دی جاتی ہیں۔ دوسری عیسائی تنظیموں کے برعکس فرنٹیئرز تنظیم صرف مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کے تقریباً ۷۰ برطانوی ارکان مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ، وسط ایشیا اور جنوبی ایشیا میں مصروف کار ہیں۔ برطانیہ میں یہ تنظیم گزشتہ دس سال سے خاموشی سے کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کے عہدیداروں کا کہنا ہے کہ وہ اپنے کام کی تشہیر کرنا پسند نہیں کرتے چونکہ تشہیر سے ان کی کارکردگی پر اثر پڑ سکتا ہے اور کام میں مشکلات کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ عام طور پر اس تنظیم کے ارکان گروپوں کی صورت میں کام کرتے ہیں جن کی تعداد بارہ تک ہو سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ چونکہ بیشتر مسلم ممالک عیسائی مبلغین کو ویزا جاری نہیں کرتے اور حضرت مسیح ناصری کی تعلیم کے مطابق ان کے پیغام کو تمام دنیا میں پہنچانا مقصود ہے اس لئے اس حربہ سے کام لیا جا رہا ہے۔ (سنڈے ٹائمز)

رواں مالی سال

رواں مالی سال 2002ء۔2001ء کا اختتام ۳۰ر جون کو ہو رہا ہے۔ امید ہے احباب جماعت اپنے بجٹ کے مطابق پوری شرح سے ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ کی ادائیگی فرما رہے ہونگے۔ تاہم اگر کوئی کمی رہتی ہو تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ بجٹ کے مطابق آمد کی تمام مدات کا جائزہ لیں اور جہاں کمی ہو اسے پورا کرنے کے لئے اپنی بھرپور مساعی بروئے کار لا کر ممنون فرماویں تا کہ ۳۰ر جون تک بجٹ کے مطابق وصولی سو فیصد ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

ملیریا بُخار

(Intermittent Fever)

(ڈاکٹر حفیظ احمد بھٹی۔لندن)

یہ ایک متعدی بیماری ہے۔اس میں بخار باری سے ظاہر ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں بخار ہر روز اور بعض حالتوں میں بخار دوسرے، تیسرے یا چوتھے روز ظاہر ہوتا ہے۔

اسباب مرض

اس بخار کا اصل سبب تو ملیریا کے جراثیم ہیں جو خون میں سرایت کر کے بخار کا موجب بنتے ہیں۔ لیکن سردی، رنج و غم، تھکان اور غذا کی خرابی وغیرہ بھی اس کے مددگار اسباب ہوا کرتے ہیں۔ یہ بخار مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان سب کو ہوتا ہے۔ جب ایک بار بخار کا حملہ ہو جائے تو جسم کمزوری کے باعث باربار اس کی لپیٹ میں آسکتا ہے۔

ملیریا بخار آنے کے وقت کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس میں سب علامتیں تقریباً ایک جیسی ہوتی ہیں مثلاً سردی لگنا، کانپ کر بخار چڑھنا اور بخار اترتے وقت پسینہ کا آنا وغیرہ۔ لیکن ملیریا کی تعیین میں زیادہ تر انحصار بخار چڑھنے یا اترنے کے اوقات پر کیا جاتا ہے۔

علامات مرض

ملیریا بخار کی بنیادی علامتوں میں سخت سردی لگنا، تیز بخار، سر درد، متلی وغیرہ شامل ہیں۔ انسانی جسم میں ملیریاتی زہر داخل ہو کر عموماً تین سے بارہ دن تک پوشیدہ طور پر نشوونما پاتا رہتا ہے۔ اس عرصہ میں مریض کی طبیعت عموماً سست رہتی ہے۔ کمر میں درد اور سر چکراتا ہے، جسم ٹوٹتا اور بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ بخار کی ابتداء میں مریض کو سردی لگتی ہے اور تمام جسم کانپتا ہے۔ بعض اوقات لرزہ کی شدت سے مریض کے دانت بجتے ہیں اور ناخن، ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ جب ٹھنڈ لگنی بند ہو جاتی ہے تو مریض کو گرمی لگنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مریض کپڑوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ نبض بھرپور اور تیز چلتی ہے۔ منہ اور زبان خشک ہو جاتی ہے اور حرارت جسم عموماً ۱۰۰ سے ۱۰۴ درجہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اندرونی اعضاء میں خون کے جمع ہونے سے سر میں درد یا بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں میں اجتماع خون کے باعث سانس تیزی سے آتا ہے اور جگر، معدہ میں اجتماع خون کے باعث جی متلاتا اور قے آتی ہے۔ مریض کی یہ کیفیت ۳ سے ۶ گھنٹے یا ۶ سے ۱۲ گھنٹے تک رہتی ہے۔ اس کے بعد مریض کو پسینہ آنا شروع ہوتا ہے جو کہ پیشانی اور چہرے سے شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سارا جسم پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ مریض کے کپڑے اور بستر تک بھیگ جاتے ہیں۔ اس طرح بخار اتر جاتا ہے۔ اگر مریض کمزور ہو تو پسینہ آنے کی حالت میں بہت نڈھال ہو جاتا ہے۔

ملیریا کی دوا ہمیشہ اترتے ہوئے بخار میں دینی چاہئے کیونکہ اس وقت وہ خون کو ان جراثیم کے حملے کے لئے تیار کر دیتی ہے جو جگر سے باہر نکلنے والے ہوتے ہیں۔ باہر آتے ہی وہ پکڑے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں یہ ردّعمل ظاہر ہوتا ہے کہ بخار وقت سے قدرے پہلے آتا ہے لیکن اس کا حملہ پہلے سے نسبتاً کم ہوتا ہے اور جلد اتر جاتا ہے۔ اگلے بخار سے پہلے دوا دیں تو دو، تین حملوں کے بعد ملیریا ختم ہو جاتا ہے لیکن دوا کی تشخیص درست ہونی چاہئے۔ اگر دوا صحیح نہ ہو تو ردّعمل کو بعینہ یہ علم نہیں ہوتا کہ کس قسم کے جراثیم کا مقابلہ کرنا ہے۔ اگر یہ ایک ہی قسم کے جراثیم بھی ہوں تب بھی جسم کی کیفیت کے پیش نظر ہر ملیریا کے حملہ کے لئے الگ قسم کے دفاعی خلیوں کو حرکت میں آنا پڑتا ہے۔ یہ بہت پیچیدہ معاملہ ہے۔ اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ صحیح پیغام دینا ضروری ہے۔ مریض کو مکمل کیفیت کا علم ہونا چاہئے اور اس کے مزاج کے مطابق دوا معلوم ہو جائے اور وہ بخار کے دو حملوں کے درمیان یا اترتے ہوئے بخار میں دی جائے تو حیرت انگیز فائدہ پہنچاتی ہے۔ بسا اوقات اگلا بخار ہوتا ہی نہیں یا وقت سے بہت پہلے آتا ہے اور جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ملیریا میں بخار وقت سے پہلے آئے اور زیادہ ہو تو ہرگز اس خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ مریض اچھا ہو رہا ہے۔ وقت سے پہلے صرف کمزور بخار کا آنا صحت مند علامت ہے۔

بعض اوقات ملیریا کے حملے اس قدر شدت اختیار کر جاتے ہیں کہ دو بخار آپس میں مل جاتے ہیں اور ان کا درمیانی وقفہ تنگ ہو جاتا ہے۔ یہ صورت حال تیزی سے موت کی طرف لے جاتی ہے۔ یہاں اگر ہومیوپیتھک علاج سے فرق نہ پڑے تو فوراً اپنی شکست تسلیم کر لیں اور مریض کی جان بچانے کی فکر کریں اور اسے دوسرے طرز علاج کے سپرد کر دیں۔

علاج

(۱) چائنا (China)

چائنا سنکونا کے درخت جس کے چھلکے سے کونین نچوڑی جاتی ہے، تیار کی جاتی ہے۔ ملیریا کا شاید ہی کوئی ایسا مریض ہو جس کا علاج کونین سے نہ ہوا ہو۔ اس کی علامتیں بخار پر غالب آجاتی ہیں اور ملیریا کو دبا دیتی ہیں۔ ملیریا کے اکثر مریضوں میں یہ علامتیں دبی ہوئی حالت میں موجود رہتی ہیں، ان کے لئے چائنا بہترین دوا ہے۔

ملیریا بخار میں اگر اس کی یہ خاص علامت نمایاں ہو کہ مریض سردی لگتے ہوئے شدید پیاس محسوس کرے اور جب سردی بخار کی گرمی میں تبدیل ہو رہی ہو تو پیاس بالکل غائب ہو جائے اور جب بخار شدت سے چڑھ جائے تو دوبارہ سخت پیاس لگنی شروع ہو جائے۔ اس علامت کی موجودگی میں چائنا ملیریا بخار کی چوٹی کی دوا ہے۔

لیکن یہ امر خاص طور پر ذہن نشین رہے کہ دوا چڑھتے بخار میں نہیں دینی چاہئے۔ دوا دینے کا بہترین وقت وہ ہے جب بخار اتر رہا ہو۔ پھر دوا اگلے بخار کے حملہ کو کمزور کر دیتی ہے۔ ملیریا بخار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کمزوری اور دیگر علامات کو دور کرنے کے لئے بھی چائنا بہت مفید دوا ہے۔

(۲) آرسنک البم (Arsenicum Alb)

ملیریا کی روک تھام کے لئے آرسنک سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔ لیکن اس دوا کو بھی بخار کے دوران نہیں دینا چاہئے۔ جب بخار کا ایک حملہ گزر گیا ہو تو درمیان کے وقفہ میں دوا دینی چاہئے۔

آرسنک کو ملیریا بخار میں چائنا سے بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی علامتوں میں سر درد، تھکان، منہ خشک، بیتابی، بے چینی، گرم کپڑے اوڑھنے کی خواہش شامل ہیں۔ مگر اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ تکلیف وقتِ مقررہ پر نمودار ہوتی ہے۔ یہ بات کسی اور دوائی میں نہیں پائی جاتی۔ صرف آرسینک میں ہی ملے گی۔

اس کی پیاس بھی بہت اہم ہے۔ مریض بار بار گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے لیکن پیاس ختم نہیں ہوتی، بڑھتی ہی جاتی ہے۔

جب سردی لگتی ہے تو ساتھ ہی ہڈیوں میں سخت درد شروع ہو جاتا ہے جو عموماً ہاتھوں اور پاؤں سے شروع ہوتا ہے۔ نیز سردی کے دوران سر میں اجتماع خون کی وجہ سے ہاتھوں اور پاؤں کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔

آرسنک کے مریض کی ذہنی حالت بھی اس کو دوسری دواؤں سے الگ کرتی ہے کیونکہ اس میں موت کا خوف، اکیلے رہنے کا خوف، اپنے مرض کو لاعلاج تصور کرنے کا خوف بھی شامل ہے۔

آرسنک کی ہزار کی طاقت دوسرا بخار چڑھنے سے پہلے دی جائے تو بہت مفید ہے اور بہت جلد اثر دکھاتی ہے۔ نیز آرنیکا اور آرسنک کو ملا کر ہزار کی طاقت میں ایک خوراک حفظ ماتقدم کے طور پر بھی بہت مفید ہے۔

(۳) چینینم آرس (Chininum Ars)

چینینم آرس، چائنا اور آرسنک سے مل کر بنتی ہے اور ملیریا کے ختم ہونے کے بعد جو بداثرات جسم میں رہ جاتے ہیں چینینم آرس ان کو دور کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ ملیریا کے بعد عموماً جگر اور تلی پر اثر پڑتا ہے۔ جلد پر خشکی اور بے رونقی چھا جاتی ہے۔ سانس چڑھتا ہے اور بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں چینینم آرس حیرت انگیز فائدہ دکھاتی ہے۔ اور گرے ہوئے مریض کو اٹھا کر آہستہ آہستہ اس سے کھوئی ہوئی طاقتیں بحال کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ نیز ملیریا کے بعد پیٹ میں جو علامتیں پیدا ہوتی ہیں وہ چینینم آرس میں پائی جاتی ہیں۔ قبض اور سُدّے نکلتے ہیں اور گرمیوں میں اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

چینینم آرس میں ٹھنڈی ہوا اور سونے سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔ یہ بھی ملیریا کی ایک علامت ہے کہ مریض اگر سو جائے تو بخار اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔ بخار کی حالت میں ملیریا کی نیند اچھی علامت نہیں ہے۔ ملیریا کے مریض کو رات کے پچھلے پہر سکون ملتا ہے اور یہ چینینم آرس کی علامت ہے۔

(۴) نیٹرم میور (Nat.Mur)

نیٹرم میور بھی ملیریا کی چوٹی کی دوا ہے۔ صبح کے وقت سردی سے جسم کانپنے لگے اور ۹ بجے بخار چڑھنے کی علامت نمایاں ہو تو ایسی صورت میں نیٹرم میور اہم دوا ہے۔ ملیریا بخار چڑھنے سے پہلے یا اترنے کے بعد نیٹرم میور کو ۳۰ یا ۲۰۰ کی طاقت میں دینا بہت مفید ہوتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نیٹرم میور کو کبھی چڑھتے بخار میں نہ دیں کیونکہ یہ بہت سخت ردّعمل دکھاتی ہے۔

ایسا ملیریا جو دلدلی علاقوں میں مچھروں کی بہتات کی وجہ سے پھیلے اس کے بداثرات کے نتیجہ میں انسانی جسم میں خون کے سرخ ذرّات کا توازن بگڑ جاتا ہے یا جسم میں پانی زیادہ ہونے لگتا ہے۔ اس میں بھی نیٹرم میور بہت مفید ہے۔

ملیریا بخار میں نیٹرم میور بھی بخار کا دورہ کم ہونے پر یا دو بخاروں کے درمیانی وقفہ میں اونچی طاقت میں دیں۔ اگر تو بخار کا وقت بدل جائے، وہ جلدی آجائے اور عرصہ، شدت میں کمی محسوس ہو تو سمجھیں کہ دوا نے اثر شروع کر دیا ہے لیکن اگر بخار کا عرصہ کم نہ ہو، صرف بدلے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف نیٹرم میور کافی نہیں، اس وقت فوری طور پر کوئی اور دوا تلاش کرنی چاہئے۔ خوفناک سردرد جیسے سر پر ہتھوڑے پڑ رہے ہوں نیٹرم میور کی خاص علامت ہے اور ملیریا بخار کی سردی کے وقت سردرد اس قدر شدید ہوتا ہے جیسے کہ سر پھٹ جائے گا۔ پسینہ آنے پر سردرد کو آرام ملتا ہے۔

(۵) اپی کاک (Ipecocc)

اپی کاک کی سب سے نمایاں علامت متلی اور قے ہے۔ چونکہ ملیریا کا بھی متلی سے گہرا تعلق ہے اور ملیریا کا حملہ معدہ پر بھی ہوتا ہے اس لئے اس پہلو سے اپی کاک کا ملیریا سے ایک خاص تعلق بنتا ہے۔

اپی کاک کی ایک خاص پہچان یہ ہے کہ سردی کمر میں محسوس ہوتی ہے اور سردی کی لہریں نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے جاتی ہیں۔ ملیریا سے پہلے سردی لگنے اور درد کی یہ علامتیں اپی کاک کی نشان دہی کرتی ہیں۔ سردی لگتے وقت یا تو پیاس بالکل نہیں لگتی اور اگر لگتی بھی ہے تو بہت خفیف۔ لیکن سردی بہت لگتی ہے۔ حرارت بھی کم ہوتی ہے اور پسینہ بھی عموماً نہ ہونے کے برابر، لیکن بخار کے دوران دم گھٹنے والی کھانسی، متلی اور قے کی زیادتی اس دوائی کی خاص علامت ہے۔

(۶)یوپاٹوریم(Eupatorium)

یوپاٹوریم بھی ملیریا بخار میں نہایت کار آمد دوا ہے۔خاص طور پر جب ملیریا وبائی صورت میں پھیل رہا ہو۔اس کی سب سے پہلی علامت متلی ہے جو کہ حملہ سے کچھ دیر پہلے ہوتی ہے۔اُس کے بعد کئی بار قے آتی ہے جس میں صفرا نمایاں ہوتا ہے۔

اس دوا میں شدید پیاس پائی جاتی ہے۔پانی پینے سے سردی میں بھی تسکین نہیں ہوتی۔جب سردی کا دورہ ختم ہوتا ہے تو تیز بخار ہو جاتا ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سارے بدن سے آگ نکل رہی ہے۔قے بھی شروع ہو جاتی ہے۔نیز ہڈیوں میں شدید درد ہوتا ہے جیسے وہ ٹوٹ رہی ہیں۔زبان خشک ہو جاتی ہے۔بخار آہستہ آہستہ گھٹتا ہے،پسینہ بہت کم آتا ہے۔

(۷)رسٹاکس،برائیونیا (Rhustox,Bryonia)

رسٹاکس اور برائیونیا ملیریا بخار کے لئے بہت اچھی دوائیں ہیں۔اگر انہیں ادل بدل کر دیا جائے تو بہت مفید نسخہ بن جاتا ہے۔لیکن اگر پہلے آرنیکا اونچی طاقت میں حفظ ماتقدم کے طور پر دی جائے تو ملیریا کے خلاف جسم میں دفاع پیدا ہو جائے گا۔اس کے بعد اگر مرض کا حملہ ہو تو رسٹاکس اور برائیونیا ۲۰۰ طاقت میں ایک ہی دن میں بار بار ادل بدل کر دیں۔اس سے ملیریا کی ابتدائی علامات یعنی معدے کا بھاری پن، متلی کا احساس اور جسم ٹوٹنے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔پھر اترتے بخار میں یا اتر جانے کے بعد آرسنک ۱۰۰۰ کی ایک خوراک بہت مفید ثابت ہوتی ہے اور بہت حد تک امکان ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ حملہ ہوا تو معمولی سا ہوگا اور پھر آرسنک کی ایک اور خوراک دینے سے انشاء اللہ بخار ختم ہو جائے گا۔اور ملیریا کے حملہ سے نجات مل جائے گی۔اس کے علاوہ ایک اور نسخہ کا بھی ملیریا سے گہرا تعلق ہے۔اگر بخار کی علامات ظاہر ہونے لگیں تو ایسی صورت میں ایکونائٹ+رسٹاکس ۲۰۰ کی طاقت میں اور آرنیکا + برائیونیا ۲۰۰ کی طاقت میں بار بار دینے سے بھی چند خوراکوں کے بعد نمایاں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ملیریا کے ضمن میں اسے بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔

ضروری ہدایات

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ دوائی دینے کا سب سے اچھا وقت وہ ہے جب کہ بخار ختم ہو چکا ہو اور حرارت جسم نارمل ہو چکی ہو۔اس وقت دی ہوئی دوائی نہایت مؤثر ہوتی ہے اور آئندہ حملہ کو یا تو روک دیتی ہے یا پھر اسے کمزور کر دیتی ہے اور بخار کا وقفہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

بخار کے دوران مریض کو نہایت ہلکی اور زود ہضم غذا کھانی چاہئے۔

پیاس دور کرنے کے لئے مریض کو تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاتے رہنا چاہئے۔اس سے مریض کو پسینہ آنے میں مدد ملتی ہے جبکہ پانی نہ پینے سے گھبراہٹ اور بے قراری بڑھتی ہے۔سوڈا واٹر اور دودھ بھی ملا کر دے سکتے ہیں۔

بعض اوقات تیز بخار کی صورت میں متلی اور قے بھی آنے لگتی ہے۔ایسی صورت میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مریض کے جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے پائے۔اگر مریض کی طبیعت سادہ پانی کی طرف مائل نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا سوڈا واٹر پلائیں، برف کے ٹکڑے چوسنے کے لئے دیں یا فم معدہ پر برف کی تھیلی رکھ دیں۔

ملیریا بخار میں قبض کا دور کرنا بھی نہایت ضروری ہوا کرتا ہے۔اگر ہومیوپیتھک دوا سے قبض دور نہ ہو تو دوسرے ذرائع استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ بخار اترنے کے بعد مریض کو جب تک دو،چار،پاخانے نہیں آ جاتے اس کی تسلی نہیں ہوتی اور وہ سمجھتا ہے کہ بخار ابھی تک گیا نہیں۔اس لئے ایسے حالات میں ہومیوپیتھک ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ مریض کی تسلّی کے لئے جو ذرائع قبض کشائی کے مناسب سمجھے عمل میں لائے۔

شدید بخار میں سر درد کی شکایت بھی بہت سخت ہوتی ہے اور بعض اوقات بخار کی تیزی کی وجہ سے مریض ہذیان بولنے لگ جاتا ہے۔ایسی صورت میں سر اور پیشانی پر برف کی تھیلی رکھنی چاہئے یا سرد پانی میں کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر ماتھے پر رکھنا چاہئے۔

حرارت بخار کو کم کرنے کے لئے بیلا ڈونا (Belladonna) کا استعمال بھی مفید ہے،اگر علامات ملتی ہوں۔چونکہ یہ بیماری مچھروں سے پھیلتی ہے اس لئے مچھروں سے بچنے کے لئے مچھر دانی کا استعمال کرنا چاہئے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

چوہدری ناصر محمد سیال صاحب مرحوم

(انور احمد کاہلوں۔لندن)

پچھلے دنوں عزیزم ناصر سیال ایک لمبی بیماری کے بعد واشنگٹن ڈی سی میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ناصر محمد سیال،حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ(جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابی تھے) کے بیٹے تھے۔چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں تبلیغ کے میدان میں گراں بہا خدمات سرانجام دی تھیں ۱۹۱۴ء میں آپ کو پہلے احمدی مبلغ کی حیثیت سے انگلستان بھیجا گیا۔اپنے قیام کے دوران آپ نے وہ قطعہ زمین خریدا جس پر مسجد فضل اور محمود ہال بعد میں تعمیر ہوئے۔

عزیزم ناصر محمد سیال بے حد ذہین طالب علم تھے۔آپ نے Iowa یونیورسٹی سے کیمیکل انجینئرنگ میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔مجھے پہلی ملاقات کی سعادت 122/C ماڈل ٹاؤن لاہور میں حاصل ہوئی۔آپ کی بہن آمنہ کے خاوند چوہدری عبداللہ خان صاحب نے میرا تعارف ان سے کروایا۔حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر ناصر نے اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔جب تک فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم رہا آپ نے اس میں ہی کام کیا۔حضرت مصلح موعودؓ اپنی بیٹیاں صرف واقفین زندگی کے ساتھ بیاہتے تھے۔آپ کی شادی حضور کی سب سے چھوٹی صاحبزادی امتہ الجمیل سلمہا اللہ کے ساتھ ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔

۱۹۸۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ہجرت کر کے لندن تشریف لائے تو ناصر نے پھر اپنی خدمات جماعت کو پیش کر دیں۔آپ کو اپنا پیشہ جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔اس دوران آپ نے افریقہ میں چینی بنانے کی صنعت کا عملی جائزہ لیا اور کریسنٹ شوگر ملز میں ٹریننگ حاصل کی۔آپ کو میر پور خاص شوگر مل کا چیف کیمسٹ مقرر کیا گیا۔آپ نے یہ مل آغاز سے لے کر غیر معمولی کامیابی سے چلائی۔بعدازاں بہتر مستقبل کے وعدہ پر آپ نے سانگلہ ہل میں شوگر مل ڈیزائن کی اور نصب کرنے میں مدد دی۔مالکوں سے اختلاف کی بنا پر جلد ہی آپ نے علیحدگی اختیار کر لی۔پھر آپ کو شاہ تاج شوگر مل میں چیف کیمسٹ متعین کیا گیا جہاں آپ نے کافی سالوں تک شاندار خدمات ادا کیں۔مَیں ۱۹۷۴ء سے ۱۹۷۶ء تک شاہ تاج شوگر مل کا جنرل مینجر رہا۔بالخصوص ناصر کی کوشش سے نتائج شاندار رہے۔مَیں نے سٹاف کو یہ پیشکش کی تھی کہ اگر کوئی ایسی تجویز پیش کرے جو کہ مل کے لئے نفع بخش ہو تو بچت کا دس فیصد اس سٹاف ممبر کو بونس کے طور پر ادا کیا جائے گا۔صرف ناصر نے اس چیلنج سے فائدہ اٹھایا۔مَیں نہیں سمجھتا کہ ناصر کا مقصد مالی منفعت تھا۔انہوں نے یہ تجویز کی تھی کہ گنا کاٹنے والی مشین کی گردش بائیں سے دائیں کی بجائے دائیں سے بائیں طرف ہو۔کچھ مخالفت کے باوجود ان کی یہ تجویز مَیں نے قبول کر لی۔اس کی بنا پر چینی کی فی ٹن پیداوار بہت بڑھ گئی۔حساب کے مطابق ۱۹۸۵ء کے سال کے دوران صرف ناصر کی تجاویز کی بنا پر مل کو آٹھ لاکھ روپے سے زائد کا فائدہ ہوا۔پھر ان کو سوڈان شوگر مل میں ایک اعلیٰ عہدہ کی پیشکش کی گئی۔ان کے کام سے انتظامیہ اتنی خوش ہوئی کہ انہوں نے ناصر کو بڑی اچھی تنخواہ پر لمبے عرصہ کے لئے ملازم رکھنا چاہا۔اس دوران انہوں نے راب اور بھٹی میں جلنے والے تیل کو ملا کر ایک سستا ایندھن ایجاد کیا۔

دنیا کے بعض ممالک میں جہاں بندرگاہیں دُور ہیں راب بعض اوقات ضائع کر دیا جاتا ہے۔پاکستان میں جب مارکیٹ بہتر ہوتی ہے تو راب جو کہ حیوانات اور مرغیوں کی خوراک کا اہم جزو ہے، کراچی سے ہالینڈ کے لئے برآمد کی جاتی ہے۔

سوڈان سے ناصر لندن آ گئے اور راب اور بھٹی کے تیل کو ملا کر سستا ایندھن تیار کرنے کے منصوبہ میں ہمہ تن لگ گئے۔ناصر کو پتہ چلا کہ ملک کے شمال میں ایک کمپنی Vickers کے پاس ایک Homogeniser ہے جو انہوں نے ایک آبدوز کشتی سے نکالا تھا لیکن اب مستعمل نہیں تھا۔ہم دونوں ان کے پاس گئے اور یہ Homogeniser کرایہ پر لیا۔گلفورڈ میں Surrey University نے معمولی معاوضہ کے عوض تجربات کی اجازت دے دی۔ابتداء میں اس ڈیپارٹمنٹ کے انچارج نے اس خیال کا مذاق اڑایا اور کہا کہ سب کو معلوم ہے کہ تیل اور پانی کبھی نہیں ملا کرتے۔آخرکار وہ ایجاد میں حصہ کے لئے دعویدار بن گیا۔وہ وقتاً فوقتاً ناکامی کا اعلان کرتا رہتا۔ناصر کے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ اس تجربہ کو کامیاب بنانے کے لئے بار بار گلفورڈ کے چکر لگائیں۔Surrey University نے سیال ایندھن کے بارہ میں ایک مقالہ شائع کیا اور اس کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھنے کی بھی کوشش کی۔بعدازاں اس ایندھن کو Patent کروانے کا مرحلہ پیش آیا۔کافی محنت اور خرچ کے بعد ناصر اپنی اس ایجاد کو چینی بنانے والے تقریباً سب ملکوں میں Patent کروانے میں کامیاب ہو گئے۔

اس ایجاد کو مارکیٹ میں لانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا مرحلہ دشوار تر ثابت ہوا۔کینیڈا کی ایک ایجنسی نے اس ایجاد کو تجارتی سطح پر کامیاب بنانے کا تجربہ کیا۔بایں ہمہ جب تک یہ کامیاب تجارتی ایجاد ثابت نہ ہو جائے کوئی کارخانہ بھٹی کے تیل کی بجائے سیال ایندھن کے لئے اپنے Boiler

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad ,BA AIB MIAP
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے

۲۱ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

ریڈیو، ٹی وی، اخبارات میں وسیع پیمانے پر کوریج

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر مبلغ سلسلہ۔ آئیوری کوسٹ)

خدا کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کو ۲۱واں جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ دینی روایات کے مطابق منعقد کرنے کی توفیق ملی جو کہ دارالحکومت آبی جان سے تقریباً ۳۵ کلو میٹر دور ساحل سمندر پر واقع خوبصورت شہر بَسّم (Bassam) میں منعقد کیا گیا۔ ملک کی خراب سیاسی صورتِ حال کے پیشِ نظر یہ جلسہ ایک سال کے تعطل کے بعد منعقد ہوا۔

جلسہ کی تیاریاں

جلسہ سالانہ کی تیاری اور انتظامات کے لئے امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ مکرم عبدالرشید انور صاحب نے دو ماہ قبل ہی جلسہ کے انتظامات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی تھی۔ جس کا افسر عبداللہ وورا گو صاحب کو بنایا گیا۔ انہوں نے جلسہ کی تیاری کے لئے متعدد اجلاسات بلائے۔ آپ کی نگرانی میں اس کمیٹی نے تمام انتظامات کو نہایت خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ دعوت

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل پریس کانفرنس کی گئی جس میں ملک کے گیارہ مشہور اخبارات کے نمائندگان تشریف لائے تھے۔ اس کانفرنس میں جماعت کا تعارف اور جلسہ سالانہ کی اہمیت بتائی گئی نیز بعد میں امیر صاحب نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے، یہ کانفرنس ہر لحاظ سے دلچسپ اور مؤثر رہی۔ اخبارات نے اس کارروائی کو جلسہ سے قبل شائع بھی کیا۔

علاوہ ازیں جلسہ سے قبل دو دفعہ نیشنل ریڈیو پر اور ایک دفعہ نیشنل ٹیلیویژن پر جماعت کا پیغام اور جلسہ سالانہ کی غرض وغایت بیان کر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی۔ اسی طرح مختلف لوکل ریڈیو اسٹیشنوں سے جماعت کا پیغام "جلسہ سالانہ سپیشل" کے حوالہ سے نشر کیا گیا۔ نیز جلسہ سالانہ کے اشتہارات اور دعوت نامے شائع کر کے تمام آئیوری کوسٹ میں بھجوائے گئے۔

تیاری جلسہ گاہ

افسر جلسہ سالانہ مکرم عبداللہ وورا گو صاحب نے بَسّم (Bassam) کی لوکل انتظامیہ سے رابطہ کر کے اپنے اثر و رسوخ کی بنا پر شہر کے وسط میں جلسہ گاہ کے لئے ایک وسیع سپورٹس کمپلیکس حاصل کیا۔

جلسہ گاہ اور سٹیج کو جھنڈیوں اور مختلف بینرز سے سجایا گیا۔ جن پر آیات کریمہ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات تحریر تھے۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک خوبصورت مین گیٹ تیار کیا گیا۔ اس شعبہ کے انچارج مکرم باسط احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ بڑی محنت سے تمام کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

متفرق انتظامات

قیام وطعام:

دو مبلغین، مکرم رافع احمد تبسم اور مکرم راغب ضیاء الحق صاحب نے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ سے مل کر بَسّم (Bassam) شہر میں دو سکول رہائش کے لئے حاصل کئے اور معزز مہمانوں کے لئے ایک ہوٹل میں رہائش کا انتظام کیا گیا۔

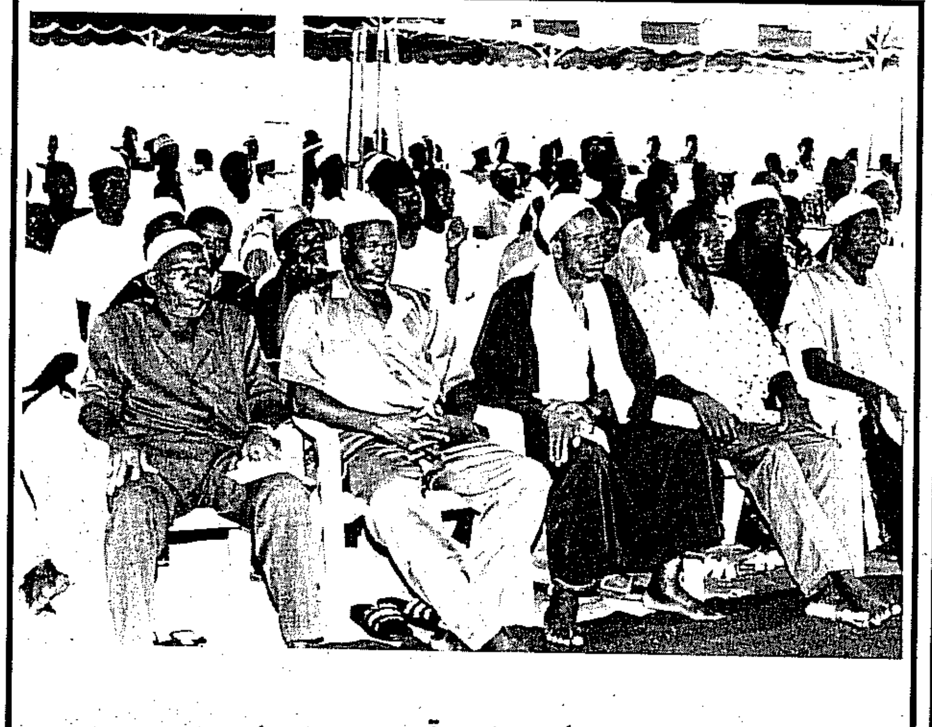

جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے موقع پر حاضرین جلسہ کا ایک منظر

مہمانوں کے لئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سے دو روز قبل ہی جاری کر دیا گیا تھا جو کہ جلسہ سے تین دن بعد تک بھی جاری رہا۔ اس کی ذمہ داری عبدالقیوم پاشا صاحب اور ان کی ٹیم کے ذمہ تھی۔

دوران جلسہ کئی ایمان افروز واقعات پیش آتے رہے۔ کھانے کی تیاری اور تقسیم کے سلسلہ میں ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ پہلے دن جو کھانا تیار کیا گیا تھا وہ مہمانوں کے لئے کم پڑ گیا اور مزید کھانا تیار کرنا پڑا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب امیر صاحب کو ہوئی تو آپ نے کھانا تیار کرنے والی ٹیم اور کھانا تقسیم کرنے والے ٹیم دونوں کو بلایا اور ہدایت فرمائی کہ جب کھانا تیار ہو جائے اور اسے تقسیم کیا جائے تو اس سے قبل دعا کا اہتمام کیا جائے۔ لہٰذا دونوں ٹیموں نے امیر صاحب کی اس ہدایت پر عمل کیا۔ چنانچہ محض خدا کے فضل سے اس کے بعد اس سے کم کھانا، اس سے زیادہ لوگوں کے لئے کافی ہو جاتا رہا۔ اور جلسہ کے دوران پھر ایک دفعہ بھی کھانا کم ہونے کی شکایت نہیں ملی۔

ٹرانسپورٹ:

اس شعبہ کے انچارج Adebayo Yousouf صاحب تھے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ مورخہ ۸ر مارچ کو جمعہ کے روز شروع ہوا۔ آبی جان سے مہمانوں کو بسم Bassam پہنچانےکے لئے تین بسوں کا انتظام کیا گیا تھا جو کہ جمعہ کے بعد یہاں سے روانہ ہوئیں۔ نیز جلسہ کے بعد انہیں بسوں کے ذریعہ مہمانوں کو واپس بھی لایا گیا۔

طبی امداد:

دوران جلسہ مریضوں کو طبی امداد بھی مہیا کی جاتی رہی۔ ڈاکٹر تورے سلام صاحب اور خاکسار (وسیم احمد ظفر مبلغ سلسلہ) یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔

نمائش:

ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعتی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش کے لئے مجوزہ ہال کو بڑی خوبصورتی سے مختلف تصاویر سے سجایا گیا تھا۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت اور بالخصوص حضور ایدہ اللہ کے دورۂ آئیوری کوسٹ ۱۹۸۸ء کی یادگار تصاویر شامل تھیں۔

اس نمائش میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم اور مختلف زبانوں میں جماعتی کتب و لٹریچر رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف چارٹس کے ذریعہ آئیوری کوسٹ میں جماعت کی ترقی دکھائی گئی۔ نیز ایک چارٹ کی مدد سے احمدیہ مشنز آئیوری کوسٹ کی بھی نشاندھی کی گئی تھی۔ اس نمائش کے تمام انتظامات حامد مقصود عاطف صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر انجام دیئے۔

تمام مہمانوں نے بڑے ذوق و شوق سے اس نمائش کو دیکھا اور تأثرات والی کتاب میں اپنے نہایت ہی حوصلہ افزا ریمارکس درج کئے۔

مکرم امیر صاحب گاہے بگاہے جلسہ کے انتظامات کا بذاتِ خود معائنہ کرتے رہے اور راہنمائی فرماتے رہے۔ جلسہ کے انعقاد سے ایک روز قبل آپ نے جلسہ کے تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور انتظامیہ کمیٹی کے اجلاس میں مزید ہدایات دیں۔

جلسہ کا پہلا روز ۹ر مارچ ۲۰۰۲ء

پہلا اجلاس:

افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ مکرم ابوجارا صاحب نے کی۔ جس کا فرنچ ترجمہ مکرم ڈاکٹر ادریس کونے صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

امیر صاحب کی تقریر سے قبل مکرم ڈاکٹر ادریس صاحب نے آنے والے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ مکرم امیر صاحب نے "اسلام ایک صلح پسند مذہب" کے عنوان سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے قرآن کریم، احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے بتایا کہ اسلام صلح، امن اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن جہاں غیرت ایمانی اور فرضِ منصبی کا سوال ہو وہاں کوئی سمجھوتہ نہیں۔ آپ نے یہ بات بھی واضح کی کہ اسلامی تعلیم دہشت گردی پر مبنی نہیں بلکہ امن و سلامتی کا پیغام دیتی ہے۔

بعد ازاں معزز مہمانوں میں سے سابق میئر بسم مکرم Guy Kanga صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن کے بعد بعض نومبائعین نے قبولِ احمدیت کے حوالہ سے اپنے واقعات بیان کئے۔

اس اجلاس میں وفات مسیح اور آمد مسیح موعودؑ کے موضوع پر ایک علمی تقریر بھی ہوئی جو کہ مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی نے کی۔ جس کے بعد انہوں نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

دوسرا اجلاس:

کھانے اور نماز ظہر وعصر سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ابوالقاسم تورے صاحب مشنری بسم نے "شادی ایک بابرکت نظام" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر سیرت النبی ﷺ پر مکرم صدیق آدم صاحب نے پیش کی۔ اس اجلاس کے اختتام پر بھی نومبائعین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا روز ۱۰؍مارچ ۲۰۰۲ء

تیسرا اجلاس:

دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا اور نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے درس قرآن دیا۔ آج صبح تیسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم عبداللہ دورا گو صاحب افسر جلسہ سالانہ وصدر خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ابوالقاسم صاحب نے منظوم کلام "ہے دست قبلہ نما لاالہ اللہ" نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مکرم عمر معاذ صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے انسانی زندگی پر مادی اور روحانی اثرات کو بیان کیا۔ جس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی اور عمر معاذ صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام احباب اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد احباب ذکر الٰہی کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔

حاضری

ملک کی خراب سیاسی صورتحال اور سفر کی بہت سی مشکلات کی وجہ سے آئیوری کوسٹ میں عام آدمی کے لئے سفر کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ بغیر ریذیڈنٹ کارڈ کے گھر سے باہر قدم نکالنا ممکن ہے۔ ہر شہر کے داخلی اور خارجی راستہ پر پولیس اور فوج کی چیک پوسٹیں ہیں جو ہر مسافر کی سخت چیکنگ کرتی ہیں۔ ریذیڈنٹ کارڈ نہ ہونے پر بڑی تکلیف دہ صورتحال سے گزرنا پڑتا ہے۔ ریذیڈنٹ کارڈ مہنگا ہونے کی وجہ سے دیہات میں اکثر افراد کے پاس یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ایک عرصہ سے وہ اپنے گاؤں سے باہر نہیں جاسکے۔

ان حالات کے باوجود محض خدا کے فضل سے اس سال آئیوری کوسٹ کی ۱۰۳ جماعتوں کے ۱۸۲۵ افراد نے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ جن میں ۵۵ آئمہ اور ۴۰ گاؤں کے چیفس شامل ہیں۔

میڈیا

جس طرح جلسہ سے قبل پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے جلسہ کے حوالہ سے پیغامات شائع اور نشر کئے اسی طرح جلسہ کے دوران بھی صحافی حضرات اور نیشنل ٹی وی جلسہ سالانہ کی کوریج کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کے بعد ۵ مشہور اخبارات نے جلسہ کی خبریں نہایت واضح اور اچھے رنگ میں شائع کیں۔ اور نیشنل ٹی وی پر خبر نامہ کے دوران جلسہ کی کارروائی دکھائی گئی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر آئیوری کوسٹ کے واقفین نو بچے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ

نومبائعین کی تربیت

دوران جلسہ مختلف شعبوں میں تقریباً ۲۰۰ کارکنان نے خدمت کی توفیق پائی اور لجنہ کی ایک ٹیم نے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنان کو جزائے خیر دے اور ان کی ان خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور ان کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

اس جلسہ کے ذریعہ نومبائعین کی خاص تربیت کا موقع ملا۔ اور ان کو بتایا گیا کہ جماعتی روایات کیا ہیں اور جماعت کے جلسے دوسرے جلسوں سے کیسے مختلف ہوتے ہیں اور ان کو کیسے آرگنائز کرتے ہیں۔ الحمد للہ اس کے بڑے اچھے نتائج سامنے آئے۔

تاثرات

محض خدا کے فضل سے امسال جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب اور مہمان جلسہ کی کارروائی انتظامات کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ احمدی احباب کا کہنا تھا کہ اس جلسہ سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوا ہے۔

ہمارے ایک خادم مکرم Bapina Ahmidou بیان کرتے ہیں کہ انہیں جب اپنے چند غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ جلسہ گاہ میں داخل ہوا تو وہاں جماعت کا انتظام دیکھ کر ان کے منہ سے بے اختیار یہ جملہ نکلا کہ واقعتاً یہ جماعت منظم اور بہت بڑے ارادے رکھتی ہے۔

اخبارات کے دو نمائندے جب جلسہ گاہ پہنچے تو انہوں نے جلسہ گاہ کی آرائش وزیبائش، انتظام اور نظم وضبط دیکھ کر کہا کہ ہمارا خیال تھا کہ یہ جلسہ بھی دوسرے مسلمانوں کے جلسوں کی طرح غیر منظم اور چھوٹا سا ہوگا۔ لیکن جلسہ گاہ اور پھر اتنی بڑی تعداد میں حاضرین کو دیکھ کر لگتا ہے کہ احمدیت ایک منظم جماعت ہے جو کہ وسیع پیمانے پر اپنے اجتماعات منعقد کرتی ہے۔

شہر گانیوا Gagnoa جہاں پر حال ہی میں ایک پورا محلہ احمدیت کی آغوش میں آیا ہے۔ وہاں سے محلہ کی بڑی مسجد کے امام صاحب اپنے وفد کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے بعد انتظامات اور تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے ہمارے ایمان اور بھی زیادہ مضبوط ہوئے ہیں اور اب ہم واپس جاکر نئے جذبہ اور ولولہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کے لئے کام کریں گے۔

سابق میئر بَسَمْ Guykanga نے امیر صاحب کی تقریر سن کر کہا کہ اس تقریر سے ہم نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا۔ امیر صاحب کی تقریر کو اخبارات نے بھی کوریج دی۔

ریجن بوآکے سے داباکالا Dabakala کے صدر جماعت مکرم عبداللہ کولی بالی اور تاکانہ جلاسو سے Bissiri Gamate، اس جلسہ کے انتظامات اور مکرم امیر صاحب کی تقریر سے متاثر ہو کر نئے جذبے اور نئے شوق سے اپنے علاقے میں گاؤں گاؤں جاکر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں کچولہ Katola سے ایک نومبائع نے کہا کہ یہ جلسہ واقعۃً ایک انفرادی نوعیت کا جلسہ تھا۔ کیونکہ عام مسلمانوں کے جلسہ میں اس قسم کا نظم وضبط اور بھائی چارہ نظر نہیں آتا جو ہمیں یہاں دیکھنے کو ملا ہے۔

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کیلئے ایک سنہری موقع ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ ۸۴ مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر بنیادی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

☆......احباب کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

☆......حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

☆......حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے۔ یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بیوت الحمد کی مد میں بھجوائی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری۔ بیوت الحمد)

تعلیم القرآن اور عہدیداران جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ہمارے عہدیداران ساری جماعت کو قرآن کریم پڑھانے کی طرف توجہ دیں اور وہ توجہ دے نہیں سکتے جب تک انہیں خود قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو اور اس سے عاشقانہ محبت نہ ہو۔ قرآن کریم سے غایت درجہ محبت کا نتیجہ دیکھ کر ہی دنیا ان کی طرف مائل ہو سکتی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء)

جماعت احمدیہ برازیل کے

۹ویں جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

جلسہ کا خاص موضوع "احمدیت، اسلام کی ایک پرامن جماعت" تھا۔

مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے سات نمائندگان کی شرکت

اسلام، احمدیت کے متعلق مختلف تقاریر ۔ اخبارات میں تذکرہ

(وسیم احمد ظفر ۔ مبلغ برازیل)

جماعت احمدیہ برازیل کا ۹واں جلسہ سالانہ ۶؍جنوری ۲۰۰۲ء کو جماعت کے مرکز واقع استر ادا ساؤدادے کے مقام پر منعقد ہوا۔ جس میں کل ۱۱۵ افراد نے شرکت کی۔ جلسہ کا موضوع "احمدیت۔ اسلام کی ایک پرامن جماعت" تھا۔ اس موقع پر اسلام، احمدیت کے بارہ میں تقاریر ہوئیں۔ مختلف مذاہب کے سات نمائندوں نے اس میں شرکت کی۔ قریباً تمام مشہور اخبارات نے اس جلسہ کی خبر دی اور مختلف تبصرے شائع کئے ۔ احباب کے ازدیادِ ایمان کے لئے بعض اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کا اردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

اخبار" دیاریو دے پتروپولس" جو یہاں کا ایک مشہور روزنامہ ہے اس نے اپنی ۸؍جنوری کی اشاعت میں درج ذیل خبر دی:

"مسلم احمدیہ جماعت برازیل کے نویں جلسہ سالانہ میں ۱۱۵۔افراد نے شرکت کی جوان کے مرکز استرادا ساؤدادے میں منعقد ہوا۔ اس میں سات مذاہب کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ امسال جلسہ کا موضوع "امن اور احمدیت اسلام کی ایک پرامن جماعت" تھا۔ وسیم احمد ظفر مبلغ انچارج جماعت برازیل نے بتایا کہ امسال کا جلسہ گزشتہ تمام جلسوں سے زیادہ کامیاب رہا۔ دوپہر کے کھانے میں خاص پاکستانی کھانا پیش کیا گیا۔ اسی طرح پاکستانی کلچر سے متعلق ایک نمائش بھی لگائی گئی جس میں کپڑے اور مختلف اشیاء رکھی گئی تھیں۔

وسیم نے بتایا کہ مغرب میں عام طور پر اسلام کے متعلق منفی تاثر پایا جاتا ہے کہ یہ مذہب تشدد پسند اور انتہاپسند ہے نیز عورتوں اور بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والا مذہب ہے۔وسیم نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سچا اور حقیقی مذہب اسلام دہشت گردی یا انتہاپسندی کا مذہب نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس امن اور محبت کا مذہب ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ بہترین انتقام معاف کر دینا ہے اور امن کا صرف نام لینا ہی کافی نہیں جب تک عملی نمونے نہ دکھائے جائیں۔

اس جلسہ میں اسلام کے متعلق تقاریر کے علاوہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے سات نمائندوں نے بھی شرکت کی اور جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو بہت سراہا کہ دوسرے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو شرکت کی دعوت کے علاوہ اظہار خیال کا موقع بھی دیا گیا جس کے نتیجہ میں بہت مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

وسیم کو آنے والی ۲۰؍تاریخ کو ایک دوسرے مذہب کی طرف سے ان کے جلسہ میں شرکت کی دعوت ملی۔ جلسہ کے آخر پر دعا ہوئی اور سب نے اپنے اپنے طریق پر دعا کی۔

وسیم نے اسلامی لٹریچر کی ایک ایک کاپی سب نمائندگان کو تحفہ کے طور پر دی۔ پتروپولس کے میئر کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی لیکن انہوں نے فیکس کے ذریعہ پیغام بھجواتے ہوئے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔انہوں نے لکھا کہ وہ اور ان کے ساتھی پتروپولس کے شہریوں کے لئے فکرمند ہیں اور ان کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔

وسیم احمد ظفر نے بتایا کہ احمدیہ جماعت بہت منظم جماعت ہے اور بہت سا کام طوعی خدمت کرنے والوں کے لئے ذریعہ ہوتا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مسیح آچکا ہے اور وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد ہیں۔ آپؑ نے بائبل، انجیل اور قرآن کے حوالوں سے ثابت کیا کہ دراصل وہی مسیح موعود ہیں اور روحانی اعتبار سے مسیح کی آمد ثانی کے مصداق ہیں"۔

اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا اور جماعت کی بین الاقوامی مساعی کا تذکرہ بھی کیا جن میں قرآن کریم کے تراجم اور ٹیلی ویژن چینل کا ذکر کیا۔

☆......☆......☆......☆

ایک اور اہم اخبار A Voz Da Serra (Nova Friburgo) نے اپنی ۷؍جنوری کی اشاعت میں جلسہ کی رپورٹ دیتے ہوئے لکھا:

"مسلم جماعت برازیل نے اتوار کے روز اپنا نواں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جلسہ کا موضوع "امن" تھا جو موجودہ حالات میں اس سے بہتر انتخاب ممکن نہیں۔

وسیم احمد ظفر جو حال ہی میں نووافریبرگو آئے تھے اور یہاں کی یونیورسٹی میں لیکچر بھی دیا تھا بتایا کہ جماعت کا ماٹو ہے "محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں"۔

مغرب میں عام طور پر اسلام کے متعلق بہت غلط تاثر پایا جاتا ہے کہ اسلام ایک انتہاپسند، دہشت گرد اور عورتوں اور بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والا مذہب ہے۔ اس اتوار کو ہونے والے جلسہ میں مسلم جماعت احمدیہ برازیل نے قرآن کریم جو مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے اور بانی اسلام حضرت محمدؐ کی تعلیم اور عملی نمونوں سے ان باطل خیالات کا رد کیا اور بتایا کہ اسلام انتہاپسند اور دہشت گرد مذہب نہیں ہے اور نہ ہی وہ مذہب ہے جو آج کل میڈیا میں پیش کیا جارہا ہے بلکہ اس کے برعکس امن اور محبت کا مذہب ہے۔

جلسہ میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش بھی ہوئی۔

جلسہ میں شرکت کی دعوت عام تھی اور جلسہ کے بعد ایک مجلس سوال وجواب بھی ہوئی جس میں لوگوں نے اسلام کے بارہ میں اپنے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا۔

اخبار نے جماعت احمدیہ برازیل کا تعارف اور جماعتی بین الاقوامی مساعی کا ذکر بھی کیا۔

☆......☆......☆......☆

ایک اور مشہور اخبار تریبونا دے پتروپولس (Tribuna De Petropolis) نے منگل ۸؍جنوری کو جلسہ کی خبر دیتے ہوئے تحریر کیا:

ایک سو سے زائد افراد جن میں مذہبی لیڈرز اور دوسرے دلچسپی رکھنے والے افراد بھی شامل ہیں نے مسلم جماعت احمدیہ برازیل کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی ۔ وسیم احمد ظفر صدر جماعت احمدیہ برازیل کے نزدیک ان لوگوں کی شمولیت بہت مفید ثابت ہوئی۔

وسیم احمد ظفر نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا ایک مقصد اسلام سے متعلق تمام شکوک کا ازالہ کرنا بھی ہے اور خاص طور پر اس خیال کا کہ اسلام مذہبی رواداری کا مذہب نہیں ہے۔ اس کے برعکس اسلام ہی حقیقت میں امن قائم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ جلسہ کے مثبت نتیجہ کی وجہ سے وسیم بہت خوش دکھائی دیتے تھے ۔ جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی ان کے نزدیک اس قسم کے جلسوں کو بند نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہ سلسلہ بڑھنا چاہئے اور دوسرے مذاہب میں بھی اس قسم کے جلسوں کا انعقاد ہونا چاہئے۔

DIÁRIO DE PETRÓPOLIS 47 anos — CIDADE — SEXTA-FEIRA, 4 DE JANEIRO DE 2002

Associação Ahmadia faz Jalsa Salana

Islamicos promovem reunião pela paz

DIÁRIO DE PETRÓPOLIS 47 anos

اخبار "دیاریو دے پتروپولس" نے ۸؍جنوری کی اشاعت میں جو خبر دی اس کا تراشا

Nova Friburgo, 5 a 7 de janeiro de 2002 — Página 9 — A VOZ DA SERRA

Associação Ahmadia do Islã promove sua reunião anual

A Associação Ahmadia do Islã no Brasil (Jama'at Ahmadia Muçulmana) vai promover a sua nona reunião anual (Jalsa salana) neste domingo, 6, às 10h45, em sua sede (Estrada da Saudade, 215, Petrópolis). O tema da reunião já está escolhido e não podia ser outro que não a paz. O presidente Wasin Ahmad Zafar - que esteve recentemente em Nova Friburgo, proferindo palestra na Faculdade de Filosofia Santa Dorotéia - vai abordar também o tema *Ahmadia, um ramo pacífico do islamismo*. Wasin salienta que a meta da associação que preside é "amor para todos, ódio para ninguém".

O ISLÃ - No Ocidente, em geral, tem-se uma imagem muito negativa da religião islâmica. Normalmente está vinculada a terrorismo, fanatismo e exploração das mulheres e crianças. Na reunião deste domingo, a Associação Ahmadia do Islã no Brasil irá desmistificar essas idéias através do sagrado Alcorão - o livro divino dos muçulmanos - e dos ensinamentos e exemplos do fundador do Islã, Hazrat Mohammad - que ficou conhecido no Ocidente como Maomé -, de que o verdadeiro Islã não é uma religião de terrorismo, de fanatismo e tudo mais que atualmente a mídia tem mostrado.

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, fundador da Associação Ahmadia do Islã

Pelo contrário, diz Wasin, é uma religião de paz e amor. Na reunião deste domingo haverá exposição do livro sagrado, Alcorão, e outra literatura islâmica em vários idiomas. A Associação Ahmadia está organizando também, pela primeira vez, uma exposição muito interessante sobre a cultura paquistanesa, mostrando vestimentas, objetos de decoração e outros assuntos.

A entrada é franca e depois das palestras haverá debate, com perguntas e esclarecimentos de dúvidas sobre o Islã e a Ahmadia. Além de Wasin, também vão proferir palestras o vice-presidente Syed Mahmood Ahmed, e o secretário-geral Abdur Rashid.

A AHMADIA - Suas atividades no Brasil foram iniciadas em 1955, quando a sede central enviou o primeiro missionário, Iqbal Ahmad Najam. Em 1989, a Ahmadia estabeleceu sua sede em Petrópolis. No mesmo ano o primeiro missionário foi transferido, dando lugar ao segundo, Mohammad Yusus Yasom, de Gana, que serviu à associação até 1991, quando ocorreu a chegada do terceiro missionário, Wasin, que é paquistanês.

Desde 1994 a Associação Ahmadia começou a celebrar a sua reunião anual, sendo a deste domingo a nona versão. O grande motivo dessas reuniões é unir os membros da comunidade e uma forma de divulgar a religião, o Islã, para a população em geral e esclarecer as dúvidas sobre esta religião.

Além dessas atividades, a Associação Ahmadia sempre incentiva o intercâmbio entre outras religiões, com amizade e tentativa de estabelecer a paz. Defende que Deus é único para toda a humanidade.

A Associação Ahmadia traduziu o livro sagrado, Alcorão, completo, para cerca de 60 idiomas, e tem seu próprio canal de televisão, a Muslim Television Ahmadia (MTA), com transmissão 24 horas, direto de Londres. A captação do sinal é feita por antena parabólica (canal aberto).

Quem desejar mais informações sobre a reunião anual deste domingo, sobre o Islã e Associação Ahmadia, pode se comunicar com Wasin através do telefone (24) 2242-1755 ou do fax (24) 2237-2577, ou ainda pelo e-mail (ahmadia@compuland.com.br).

اخبار A Voz Da Serra (Nova Friburgo) نے اپنی ۷؍جنوری کی اشاعت میں جلسہ کی جو رپورٹ دی اس کا ایک عکس

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت اور رسائل بھجوانے کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

اخبار "الفضل انٹرنیشنل" اس وقت ویب سائٹ پر مہیا ہے۔ "الفضل ڈائجسٹ" (سالِ اوّل) کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

دنیا کا مؤثر ترین انسان

۱۹۷۸ء میں نیویارک میں شائع ہونے والی کتاب "The Hundred" میں ایسے ایک سو انسانوں کے حالات زندگی اور کارنامے بیان کئے گئے ہیں جو مؤثر ترین شخصیات ہیں۔ اس میں سر فہرست حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گرامی ہے۔

مائیکل ایچ ہارٹ نامی مصنف کے خیال میں دنیا میں عظیم انسان تو بہت سے گزر چکے ہیں لیکن ایسے انسان جنہوں نے تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ دیرپا اثر چھوڑا اور لوگوں کی زندگیوں کو نیا انداز دیدیا، اُن کا ذکر اس کتاب میں ہے۔ فہرست میں آنحضور ﷺ کے بعد بالترتیب نیوٹن، حضرت عیسیٰ ؑ، گوتم بدھا، کنفیوشس، سینٹ پال، سائی لون، گوٹن برگ، کولمبس اور آئن سٹائن ہیں۔

کتاب میں متعدد تاریخی حوالہ جات، جدول اور انڈیکس وغیرہ دیئے گئے ہیں۔

مصنف نے آنحضور ﷺ کے حوالہ سے یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"دنیا کی مؤثر ترین شخصیات کی فہرست میں پہلے نمبر پر محمد ﷺ کا انتخاب کرنے مین غالباً کچھ لوگ حیران ہوں گے اور کچھ شاید استفسار کریں گے لیکن تاریخ انسانی میں وہ تنہا شخصیت تھے جو مابہ الامتیاز مذہبی اور دنیوی سطحوں پر کامیاب رہے تھے۔

محمد ﷺ کا نسب اگرچہ منکسر المزاج خاندان سے تھا، اس کے باوجود انہوں نے نہ صرف دنیا کے ایک عظیم مذہب کی بنیاد رکھی بلکہ اس کی وسیع اشاعت و تشہیر کے بھی وہ بانی مبانی تھے اسی وجہ سے وہ مؤثر سیاسی لیڈر بھی بن گئے۔ آج اُن کی وفات کے تیرہ صدیوں بعد بھی اُن کا اثر نہایت طاقتور اور وسیع ہے۔"

اس کے بعد مصنف نے آنحضور ﷺ کی ابتدائی زندگی اور بعثت کے علاوہ آپ ؐ کی ہجرت اور جنگی فتوحات کو تفصیل سے بیان کرنے کے بعد بعض دیگر شخصیات (بشمول حضرت عیسیٰ ؑ) سے آنحضور ﷺ کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے اور مختلف زاویوں سے آنحضور ﷺ کو سر فہرست رکھنے کے کئی جواز پیش کئے ہیں۔

اس مضمون کا ترجمہ مضمون مکرم محمد زکریا ورک صاحب کے قلم سے ہفت روزہ "بدر" ۲۶ر جولائی ۲۰۰۱ء کی زینت ہے۔

……❁……❁……❁……

محترم مرزا محمد ادریس صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ر اگست ۲۰۰۱ء میں محترم مرزا محمد ادریس صاحب کی وفات کی اطلاع اور اُن کے مختصر حالات زندگی شائع ہوئے ہیں۔ آپ کی وفات یکم اگست ۲۰۰۱ء کو ٹورانٹو میں ہوئی اور تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔

محترم مرزا محمد ادریس صاحب ۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۹ء کو پیدا ہوئے۔ نومبر ۱۹۵۰ء مین اپنی زندگی وقف کی اور مدرسہ احمدیہ قادیان اور جامعۃ المبشرین ربوہ میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۵۲ء میں شاہد کلاس پاس کی اور عملی میدان میں قدم رکھا۔ ۲۱ر جنوری ۱۹۵۳ء کو بورنیو میں دعوت الی اللہ کے لئے بھجوائے گئے اور جولائی ۱۹۶۳ء میں وہاں سے واپس تشریف لائے۔ مارچ ۱۹۶۴ء میں یوگنڈا بھجوائے گئے اور دسمبر ۶۷ء میں واپس ربوہ تشریف لائے۔ اس کے بعد ۱۹۸۸ء تک متواتر انڈونیشیا بھجوائے جاتے رہے۔ پھر کچھ عرصہ اصلاح وارشاد مرکزیہ بھی کام کیا۔ جون ۱۹۹۰ء میں مستقل فراغت کے بعد امریکہ تشریف لے گئے۔ امریکہ سے آپ کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گئے تھے کہ وہاں آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں آپکی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

……❁……❁……❁……

محترم میاں محمد عالم صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ یکم اکتوبر ۲۰۰۱ء میں مکرم میاں عبدالقیوم صاحب اپنے والد محترم میاں محمد عالم صاحب مرحوم (انسپکٹر پولیس) سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

محترم میاں محمد عالم صاحب ۱۹۰۱ء میں محکمہ پولیس میں ملازم تھے جب آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی خبر پہنچی لیکن اپنی ملازمت کی وجہ سے آپ اس طرف توجہ نہ دے سکے۔ ۱۹۰۸ء میں جب حضور ؑ کی وفات پر پنجاب کے بعض اخبارات نے حضور ؑ کا ذکر کیا تو آپ کو احمدیت کے بارہ میں کچھ دلچسپی پیدا ہوئی لیکن پھر بھی آپ نے اس طرف زیادہ توجہ نہ کی۔

۱۹۱۹ء میں جب آپ چونترہ ضلع راولپنڈی میں SHO تھے تو آپ کو پیچش کی شدید تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ایسے میں علاقہ کے ایک رئیس محترم ملک غلام نبی صاحب (جو محترم جنرل اختر علی ملک صاحب اور محترم جنرل عبدالعلی ملک صاحب کے والد تھے) آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور جاتے ہوئے احمدیت کے بارہ میں کچھ لٹریچر بھی آپ کو دیا جسے آپ نے پڑھا۔ چنانچہ جب محترم ملک صاحب دوبارہ ہسپتال آئے تو آپ نے مزید کتب پڑھنے کی خواہش ظاہر کی اور اس طرح مطالعہ کا یہ سلسلہ چل نکلا۔

ابھی آپ نے باقاعدہ طور پر احمدیت قبول نہیں کی تھی جب ایک ساتھی کے ساتھ بازار سے گزر رہے تھے جہاں ایک پادری تبلیغ کر رہا تھا۔ آپ کے دوست نے جب پادری کو بتایا کہ آپ احمدی ہیں تو وہ یہ کہہ کر قریبی لائبریری میں چلا گیا کہ وہ احمدیوں سے بات نہیں کرتا۔ اس بات کا آپ پر بہت اثر ہوا کہ احمدیت کے لٹریچر سے پادری کس قدر خوفزدہ ہیں۔ اگلے ہی روز آپ نے بیعت کا خط لکھ دیا اور اُسی سال جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ قادیان کے ماحول اور حضرت مصلح موعودؓ کی زیارت اور دستی بیعت نے دل کی حالت بالکل ہی بدل دی اور پھر زندگی کا بیشتر حصہ خدمت دین میں گزارا۔

ملازمت کے اختتام پر ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۶ء تک جالندھر میں جماعت احمدیہ کے صدر رہے۔ ۱۹۴۶ء سے راولپنڈی آگئے اور یہاں پہلے نائب امیر اور پھر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۰ء تک بطور امیر شہر خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد بوجہ پیرانہ سالی بطور امیر خدمت سے معذرت کرلی لیکن اپنے حلقہ میں مختلف حیثیتوں میں خدمات انجام دیتے رہے۔

محترم میاں محمد عالم صاحب نے قریباً ایک سو سال عمر پائی۔ آپ کے ایک بیٹے محترم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے بھی فضل عمر ہسپتال میں بطور ایڈمنسٹریٹر خدمت کی سعادت پائی۔

……❁……❁……❁……

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب سے مَیں خدا تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں۔ دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور مَیں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے ربّ! میرا کون ناصر و مددگار ہے، مَیں تنہا ہوں۔ پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے اُن دوستوں کا خلاصہ ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۸۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کے حوالہ سے مکرم مظفر احمد شہزاد کے قلم سے ایک مضمون ماہنامہ "خالد" مئی ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا یہ تعلق باللہ اور قرآن مجید کے ساتھ عشق ہی تھا کہ آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ اگر کوئی منکر قرآن آپ سے کسی ایسی آیت کا مطلب پوچھے جس سے آپ ناواقف ہوں تو اس کا علم تمہیں ہم دیں گے۔ چنانچہ ایک ہندوں کی کتاب کا جواب لکھتے ہوئے جب حروف مقطعات کی بحث کا موقع آیا تو ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں دو سجدوں کے درمیان دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو مقطعات کا وسیع علم عطا فرمایا جس کا ایک حصہ آپؓ نے رسالہ نورالدین میں شائع فرمادیا۔

قرآن کریم سے آپؓ کو اتنا عشق تھا کہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ مجھے بہشت اور حشر میں نعمتیں دے تو مَیں سب سے پہلے قرآن شریف مانگوں گا تا حشر کے میدان میں بھی اور بہشت میں بھی قرآن شریف پڑھوں، پڑھاؤں اور سناؤں۔

آپؓ بہت صاحبِ فراست تھے اور ہر ایک کو مناسب حال دلیل کے ساتھ جواب دیتے۔ ایک بار ایک وکیل نے آپؓ سے ہستی باری تعالیٰ کی دلیل مانگی تو آپؓ نے اُس سے پوچھا: کیا تمہاری کوئی جماعت ہے؟۔ اُس نے کہا نہیں۔ پوچھا: تم کسی کے ہادی ہو؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا تم چاہتے ہو کہ جھوٹے مشہور ہو جاؤ؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: جب تم جیسا لچر آدمی بھی اپنے آپ کو جھوٹا کہلانا پسند نہیں کرتا تو بھلا انبیاء کرام کی تمام جماعت کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ وہ جھوٹ بولیں اور ہر علاقہ اور ہر زمانہ کا نبی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے مکالمہ کرتا ہے۔

ایک مرتبہ مہاراجہ کشمیر نے آپؓ سے کہا کہ مولوی جی! تم ہم کو تو کہتے ہو کہ تم سؤر کھاتے ہو اس لئے بیجا حملہ کر بیٹھتے ہو۔ انگریز بھی تو سؤر کھاتے ہیں، وہ کیوں اِس ناعاقبت اندیشی سے حملہ نہیں کرتے؟۔ فرمایا: وہ ساتھ ہی گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں اس سے اصلاح ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو حضور علیہ السلام سے عشق تھا اور حضورؑ بھی آپؓ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ ایک بار حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں مستورات کے درمیان اس امر پر گفتگو ہونے لگی کہ حضورؑ کو اپنے مریدوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو حضرت اماں جان نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو مولوی نورالدین صاحبؓ ہیں اور اس کا امتحان مَیں ابھی کرائے دیتی ہوں۔ اُس وقت حضورؑ ایک کمرہ میں بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ حضرت اماں جانؓ حضورؑ کے پاس جاکر کہنے لگیں: "آپ کے جو سب سے پیارے مرید ہیں وہ……"۔ اتنا کہہ کر وہ چپ ہوگئیں۔ اس پر حضورؑ نے گھبرا کر پوچھا "مولوی نورالدین صاحب کو کیا ہوا، جلدی بتاؤ"۔ اس پر حضرت اماں جانؓ ہنسنے لگیں اور سارا واقعہ بیان کرکے عرض کیا کہ مَیں آپؑ سے یہی بات کہلوانا چاہتی تھی۔

……❁……❁……❁……

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
31/05/2002 – 6/06/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 31st May 2002
31st Hijrat 1381
18 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran No. 18
With Qaari Muhammad Ashiq Sb.
Presentation MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfaan: Rec.24.05.02
With Urdu Speaking Friends
02.30 MTA Sports: All Rabwah Badminton and Table Tennis tournament, showing the final doubles Table Tennis tournament.
03:15 Around The Globe: Documentary About Nasa & the Aeroplane. Part 4
Presentation MTA USA
04.20 Seerat-un-Nabi (SAW): Programme No.46
Host: Saud A. Khan Sb.
04.55 Homoeopathy Class: No.78 Rec.25.04.95
06.05 Tilaawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.119
Rec.26.12.95.
07.35 Siraiki Service: A discussion in Siraiki on the topic of Seerat-un-Nabi (saw).
Hosted by Jamal-ud-Din Shams.
08.30 Majlis Irfaan: ®
09.30 Taa'ruf: Interview with Mujeeb-ur-Rahman Advocate.
10.05 Indonesian Service: Various Items
11.15 Seerat-un-Nabi (saw): Prog. No.46
Presented by Saud Ahmad Khan.
12.00 Friday Sermon: Live
13:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, News
14.00 Bangla Mulaaqaat: Rec.21.05.02
15.05 Friday Sermon: Rec.31.05.02 ®
16.05 Yassarnal Quran: No 18. ®
16.30 French Service: Various Items in French
17.30 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: No.119 ®
19.40 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.40 Majlis Irfaan: Rec. 24.05.02 ®
21.45 Friday Sermon: Rec 31.05.02 ®
22.45 Dars-e-Hadith.
22.55 Homeopathy Class No.78 ®

Saturday 1st June 2002
1st Ihsan 1381
19 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, News, Dars-e-Hadith
01.00 Yassarnal Quran No.17
01.20 Q/A Session: Rec.17.11.96
With English Speaking Friends
02.35 Kehkashaan: topic of 'Unity and Togetherness', hosted by Meer Anjum Parvez in Urdu language.
03.10 Urdu Class: Lesson No.412 – Rec.30.09.98
04.20 Le Francais C'est Facile: No.19
04:55 German Mulaaqaat: Rec.22.05.02
06.05 Tilawat, News,
06.30 Liqaa Ma'al Arab:Session No.120 Rec.27.12.98
07.35 French Service: Presentation MTA Mauritius
08.25 Dars-ul-Qur'an: Session No.17 Rec.10.02.96
10.10 Indonesian Service.
11.10 Kehkashaan: ®
11.35 Safar Ham Nay Kiya: A visit to 'Mianna Dam' in Pakistan. Urdu language.
12.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.412 ®
14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
15.00 Children's Class: With Hazoor Rec 01.06.02
16.05 French Service: ®
16.50 German Service: Various Items in German
17.55 Liqaa Ma'al Arab: No. 120 ®
19.00 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.00 Yassarnal Qur'an: No 17 ®
20.20 Q/A Session: ®
21.20 Children's Class: With Hazoor ®
22.20 German Mulaaqaat: Rec.22.05.02 ®
23.25 Safar Ham Nay Kiya: ®

Sunday 2nd June 2002
2nd Ihsan 1381
20 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
01.00 Children's Class: With Hazoor
Rec.10.03.01 – Part 1
01.30 Q/A Session: In Urdu - Rec.10.03.95
02.35 Iimi Khatabaat: speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03.10 Friday Sermon: Rec.31.05.02 ®
04.10 Urdu Asbaaq: Learning how to read and write Urdu with Chaudhary Hadi Ali. No 16.
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 26.05.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.121
Rec.28.12.1995
07.45 Spanish Service: F/S delivered by Huzoor
With Spanish Translation Rec:08.05.98
08.50 Moshaa'irah: An evening with various poets
Topic: Barakaat-e-Khilafat. Part 2
09.35 Seerat-un-Nabi: Selection of writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad.
09.45 Tehrik-e-Ahamdiyyat: A quiz programme, No 16.
10.15 Indonesian Service.
11.15 IImi Khatabaat: ®
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis-e-Irfaan : Rec.24.05.2002
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.05 Lajna Mulaaqaat: Rec.26.05.02 ®
16.05 Friday Sermon: Rec 31.05.02. ®
17.05 German Service: Various Items
18.10 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.10 Arabic Service: Various Items
20.10 Iimi Khatabaat: ®
20.45 Question and Answer: ®
21.45 Moshaa'irah: ®
22.30 Mulaaqaat: ®
23.30 Tehrik-e-Ahamdiyyat: ®

Monday 3rd June 2002
3rd Ihsan 1381
21 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.21
Presentation MTA Pakistan
01.20 Hikaayaate Shireen: Children's programme in Urdu language.
01.35 Q/A Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad & English speaking guests. Rec: 24.11.96
02.35 IImi Khaabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03.20 Urdu Class: No.414– Rec.02.10.98
04.30 Learning Chinese: Learn Chinese with Muhammad Usman Chou. Class 344.
05.00 French Mulaqaat: Rec. 27.05.02
06.05 Tilawat, MTA International News.
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.122
Rec:02.01.96
07.30 Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions' by Muhammad Usman Chou.
08.00 Spotlight: Urdu speech on 'Importance of Mosques' at the occasion of opening of Ahmadiyya Mosque in 'kotla Jandan' District Raaj poor.
08.45 Q/A session. ®
09.50 Iimi Khataabaat: ®
10.20 Indonesian service.
11.20 Safar Hum Nay Kiya: visit to 'Margazare' in Pakistan.
12.05 Tilaawat, Darse Malfoozat, News
13.00 Urdu Class: ®
14.10 Bangla Shomprochar
15.15 French Mulaaqaat: Rec 27.05.02 ®
16.15 French Service
17.15 German Service
18.15 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.15 Arabic Service.
20.15 Iimi Khataabaat: ®
20.50 Question and Answer Session: ®
21.50 Ruhaani Khazaa'en.
22.35 French Mulaaqaat: Rec:27.05.02 ®
23.35 Safar Ham Nay Kiyaa: ®

Tuesday 4th June 2002
4th Ihsan 1381
22 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News
01.0 Children's Corner.
01.30 Iimi Khataabaat: topic 'Nusrat-e-Iiahi Khuda Ki Hasti Ka Saboot hei' delivered at the occasion of the Jalsa Salan, Rabwa, Pakistan in 1980.
02.30 Iimi Khataabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03.05 Around the Globe: A documentary in English about 'Belize and Guatemala'.
Courtesy of MTA USA
04.05 Lajna Magazine: Programme No.15
05.00 Bengali Mulaaqaat: Rec.28.04.02
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.123
Rec. 03.01.96
07.35 MTA Sports: All Rabwa Badminton and Table Tennis tournament.
08.10 Iimi Khataabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III ®
08.45 Dars-ul-Qur'an: Rec.11.02.96 - Class No.18
10.20 Indonesian Service.
11.20 Hum Or Hamaari Khazaa: Discussion on the Healthy Diet' part 4.
12.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith , MTA News
12.55 Q/A Session: With English Speaking Friends, Rec: 17.11.96.
14.00 Bangla Shomprochar.
15.05 German Mulaaqaat: Rec.22.05.02
16.05 French Service No 10.
17.00 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.05 Arabic Service.
20.05 Iimi Khataabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III. ®
20.35 Iimi Khataabaat: Jalsa Salana Rabwa, Pakistan in 1980. ®
21.30 Around The Globe: ®
22.30 From The Archives: Eid Sermon Rec.30.01.98
23.30 MTA Travel: A visit to 'Istanbul', Turkey, Part 1. English language.

Wednesday 5th June 2002
5th Ihsan 1381
23 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
00.50 Children's Corner: Guldastah No.35
01.30 Q/A session with Urdu Speaking Friends
Rec.22.01.95
02.30 Iimi Khataabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03.00 Urdu Class: With Hazoor
Lesson No. 414 – Rec.03.10.98
04.20 Safar Ham Nay Kiyaa: A visit to 'Muree' in Pakistan.
04.50 Children's Mulaaqaat: Rec.12.07.00
06.05 Tilawat, MTA International News
06.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.124
Rec: 04.01.96
07.35 Swahili Service: F/S Rec:19.06.98 in Swahili Language.
08.45 Q&A Session with Hazoor and Urdu speaking Guests Rec.22.01.95
09.45 Iimi Khataabaat: ®
10.15 Indonesian Service.
11.30 Safar Ham Nay Kiyaa ®
12.05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: class No. 414 ®
14.00 Bangla Shomprochar
15.05 Children's Mulaaqaat: rec. 12.07.00
16.05 French Mulaaqaat: Rec.04.09.00
17.05 German Service.
18.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.124 ®
19.15 Arabic Service: Various Items In Arabic
20.15 Iimi Khataabaat: ®
20.45 Q/A Session: ®
21.45 Hamaari Kaenaat: Programme No.11
22.10 Spotlight: An Urdu speech on 'The death of the Promised Messiah' (as), MTA Pakistan.
22.30 Children's Mulaaqaat: Rec 12.07.00 ®
23.30 Safar Ham Nay Kiyaa: ®

Thursday 6th June 2002
6th Ihsan 1381
24 Rabi-al-awwal 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
00.50 Children's Corner: An educational And entertaining programme, based on children's Waqifeen-e-Nau Syllabus.
01.30 Q/A Session: Rec. 02.12.96 – With Swedish Guests at hotel Opalen, Sweden.
02.40 Iimi Khataabaat: A speech by Hadhrat Khalifatul Masih III.
03.10 Al Maa'idah: Cookery programme teaching you how to prepare potatoes filling.
03.25 Canadian Horizon: Children's Class No.22
Presentation MTA Canada
04.25 Computers for Everyone: Topic: 'Command of DOS' Lesson 18, Host Ghulam Qadir Sb. MTA Pakistan
04.55 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor
Class No.255 – Rec.07.07.98
06.00 Tilawat, MTA International News.
06.25 Liqaa Ma'al Arab: Session No.125
Rec.09.01.96
07.35 Sindhi Service: F/S 09.05.97 in Sindhi language.
08.40 Question & Answer Session: ®
09.50 Iimi Khataabaat: ®
10.15 Indonesian Service.
11.15 MTA Travel: A visit 'Along the Thames' part2
11.45 Al Maa'idah: ®
12.05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, News
12.50 Q/A Session in Swedish: ®
14.00 Bangla Shomprochar: Rec 02.08.96
15.05 Tarjamatul Qur'an Class no. 254 ®
16.05 French Service.
17.05 German Service.
18.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.125 ®
19.15 Arabic Service.
20.15 Iimi Khataabaat: ®
21.00 Question & Answer Session in Swedish ®
21.40 MTA Lifestyle: Hunar ®
22.05 MTA Lifestyle: Al Maai'dah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: No.255 ®
23.35 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, May 31, 2002 | Issue No. 22

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

اینا (Ina) بینن (Benin) میں نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح

(رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مبلغ سلسلہ، بینن)

اینا (Ina) بینن (Benin) کے شمالی علاقہ کے سرحدی ڈیپارٹمنٹ بورگو (Borgou) میں واقع ہے، جس کی آبادی تقریباً پانچ ہزار ہے۔ یہ گاؤں دو سال قبل یہاں کے معلمین کی تبلیغی کوششوں سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ گاؤں کے اُس وقت کے امام الحاج جبریل صاحب نے پوری تحقیق کے بعد شرح صدر سے احمدیت قبول کی جس کے نتیجہ میں بعد میں پورا گاؤں بلکہ آس پاس کے بعض دوسرے گاؤں بھی احمدیت میں داخل ہوگئے تھے۔

گاؤں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے مکرم امیر صاحب بینن نے یہاں مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر جب یہاں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو بعض معاندین نے اس کی مخالفت کی جس پر گاؤں کے بہت سے لوگ خوفزدہ ہوگئے۔ لیکن امام جبریل مسلسل مخالفین کے سامنے ڈٹے رہے اور اہل گاؤں کو اپنی پوری کوشش سے یقین دلاتے رہے کہ یہ سب مخالفت، احمدیت کی سچائی کا ثبوت ہے۔ بہر حال اس مخالفت کے باوجود مسجد کی تعمیر اپنے آخری مراحل میں داخل ہوگئی جس کے بعد اچانک ایک روز امام جبریل وفات پاگئے۔ اب اس نازک موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معاندین احمدیت نے پھر سے مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا جسے گاؤں کے نومبائعین برداشت نہ کر سکے اور اکثریت نے جماعت کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن بہت سے نوجوان اور چند سنجیدہ انصار خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈٹے رہے اور انہوں نے اس کے باوجود جماعت سے اپنے رابطہ میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ اس دوران ہمارے معلمین اور مرکزی مبلغ جو اس علاقہ کے لئے مقرر ہوئے، وہ بھی بار بار اس گاؤں کا دورہ کرتے رہے اور یہاں کے لوگوں کو تسلی دلاتے رہے۔ الحمد للہ کے جماعت کی یہ کوششیں رنگ لائیں۔ چنانچہ گاؤں کے نئے امام اور چیف اور دیگر سرکردہ شخصیات نے نئے سرے سے عزم و ہمت کے ساتھ احمدیت کے ساتھ وابستگی کا اعلان کیا اور اقرار کیا کہ ہماری کمزوری سے دشمن فائدہ اُٹھانا چاہتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے اکثریت کو ان کے ان برے عزائم سے بچا لیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب ہمیں اللہ کے فضل سے پوری طرح آگاہی حاصل ہو چکی ہے اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

مغربی افریقہ کے ملک Benin میں Ina کے مقام پر نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کا ایک خوبصورت منظر

مسجد کا افتتاح

جب حالات پوری طرح نارمل ہوگئے تو اس نئی مسجد کے افتتاح کی تقریب منعقد کی گئی جس کے لئے امیر صاحب نے مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۱ء جمعہ کا دن مقرر کیا۔ اس افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے جماعت کا ایک مرکزی وفد محترم احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن کی قیادت میں یہاں پہنچا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم عبد القدوس شاہد صاحب مبلغ ٹوگو اور مجلس عاملہ کے چار ممبران شامل تھے۔ ان کے علاوہ دارالحکومت کوتونو سے دو مختلف اخبارات کے صحافی اور الاڈا شہر سے اس ڈیپارٹمنٹ کے مبلغ مکرم مجیب احمد منیب صاحب بھی اس وفد میں شامل ہوگئے۔ یہ قافلہ رات کے وقت تقریباً چار سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پاراکو پہنچا اور رات یہاں قیام کر کے اگلے روز صبح اینا (Ina) کے لئے روانہ ہوا۔ جو کہ پاراکو سے نائیجر جانے والی شاہراہ پر قریباً ۹۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پاراکو سے مکرم خالد محمود شاہد صاحب، مکرم اصغر علی بھٹی صاحب مبلغین سلسلہ، مقامی صدر صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھی اس وفد میں شامل ہوئے۔

نماز جمعہ سے تقریباً دو گھنٹے پہلے جب یہ قافلہ اینا پہنچا تو اہل گاؤں نے اس وفد کا نہایت ہی والہانہ استقبال کیا۔ گاؤں کے چیف، امام مسجد اور میئر سمیت اہالیان گاؤں کی کثیر تعداد گاؤں سے باہر سڑک کے دونوں کناروں پر استقبال کے لئے موجود تھی۔ بچے اور بچیاں مختلف نغمات گا کر مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

مسجد کے وسیع صحن میں سایہ دار جگہ بنا کر افتتاحی تقریب کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں آس پاس کے دیہات سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے مہمان تشریف فرما تھے۔

چنانچہ تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد گاؤں کے میئر نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا، انہوں نے اپنی طرف سے اور گاؤں کی جانب سے جماعت احمدیہ کے ساتھ مکمل وابستگی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اب ہماری آنکھیں کھل چکی ہیں، اب ہم مکمل طور پر جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں۔ گاؤں کے امام اور چیف (بادشاہ) نے بھی باری باری اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا اور مسجد کی تعمیر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں اہل گاؤں کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے آپ کو مخالفت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ہمت عطا کی اور آپ کے ایمانوں کو متزلزل ہونے سے بچا لیا۔

باقاعدہ رسمی افتتاح سے قبل محترم امیر صاحب نے امام مسجد کو مسجد کے لئے صفوں اور لاؤڈ سپیکر کا تحفہ بھی عنایت کیا اور پھر باقاعدہ رسمی افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ جس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ تقریباً ۴۵۰ نمازیوں کی گنجائش پر مشتمل ہال اور وسیع صحن پر مبنی یہ خوبصورت مسجد اس روز نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ تقریباً ایک ہزار سے زائد افراد اس تقریب میں موجود تھے۔

محترم امیر صاحب نے جمعہ پڑھایا، خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب جماعت کو نظام جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ نماز جمعہ کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد محترم امیر صاحب اپنے وفد کے ہمراہ چیف (بادشاہ) کی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے جہاں ملاقات کے دوران چیف نے کہا کہ میں پورے گاؤں کی جانب سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ ہم اب پوری طرح نظام جماعت سے وابستہ رہیں گے نیز میں امید کرتا ہوں کہ جماعت ہماری گذشتہ کمزوریوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے یہاں جماعتی پروگراموں کو پہلے کی طرح جاری رکھے گی۔ چنانچہ اس کے جواب میں محترم امیر صاحب نے انہیں تسلی دلائی اور کہا کہ آپ اپنی قیادت میں اہل گاؤں کو نظام جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین اور کوششیں جاری رکھیں، انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہماری طرف سے آپ کو ہر موقعہ پر تعاون حاصل رہے گا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور امیر صاحب کا قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور یہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مخلص عباد تگزار بندوں سے آباد رہے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔